عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۱ | ۳ تا ۱۰ رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱ جولائی ۲۰۱۲ء | شمارہ: ۲۸

فتح مکہ

رواداری اور عفو و درگزر کا تاریخ ساز واقعہ

زکوۃ کے شرعی احکام

مسائل و احکام رمضان

مسواک

ایک اہم سنت

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat
http://www.khatm-e-nubuwwat

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

خاص پچ پر کھیلنے سے طلاق کی نیت

آصف شاہ، کراچی

س:...... مجھے ایک مسئلہ کا حل درکار ہے کہ ہم کچھ ساتھی کرکٹ کھیل رہے تھے، کرکٹ کے دوران لڑائی ہوئی جس پر میں نے یہ الفاظ کہے کہ: اگر آج کے بعد میں اس پچ پر کھیلا تو میری بیوی کو تین طلاق ہوگی، اس کے بعد میں نے آج تک نہیں کھیلا۔ اب پوچھنا یہ ہے کہ اگر اس پچ کو توڑ کر اسی گراؤنڈ میں دوسری پچ بنادی جائے تو کیا اس دوسری پچ پر میرے لئے کھیلنا ٹھیک ہے؟ یا نہیں اور میری بیوی کو طلاق ہوگی یا نہیں؟ کیونکہ میرے ساتھی کہہ رہے ہیں کہ علماء کرام سے پوچھ لیا جائے، اگر اس کی گنجائش ہو تو دوسری پچ بنادیتے ہیں۔ واضح رہے کہ میں نے خاص اس پچ پر کھیلنے سے طلاق کی نیت کی تھی گراؤنڈ کا پورا علاقہ مراد نہ تھا؟

ج:...... اگر واقعتاً کرکٹ والوں کے عرف میں پچ اور گراؤنڈ دونوں الگ الگ چیزیں تصور کی جاتی ہیں اور سائل کی نیت میں بھی خاص وہ پچ مراد تھی، اردگرد گراؤنڈ کا پورا علاقہ مراد نہیں تھا، جیسا کہ سوال میں مذکور ہے تو اس صورت میں اگر گراؤنڈ میں دوسری جگہ نئی پچ بنادی جائے تو اس پر سائل کے لئے کھیلنے کی گنجائش ہے، اس سے اس کی بیوی پر طلاق واقع نہ ہوگی۔ تاہم کرکٹ جیسے بیکار کھیل سے بچنے کا ایک موقع ہاتھ آیا ہے اس کے لئے حیلہ نہ کیا جائے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

دورِ نبوی میں عورتوں کی تعلیم

ابوسعید محمد بلال/سید محمد عمر، کراچی

س:...... رفع یدین کے بارے میں کیا حکم ہے یہ ناسخ ہے یا منسوخ ہے؟

ج:...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رفع یدین اور ترک رفع یدین دونوں طرح کی احادیث منقول ہیں، البتہ محدثین حضرات حنفیہ رحمہم اللہ کے ہاں ترک رفع یدین زیادہ اولیٰ و بہتر ہے، کیونکہ ترک رفع یدین کی احادیث زیادہ قوی اور مضبوط ہیں، نیز ترک رفع یدین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری سنت ہے اور حضرات محدثین کے ہاں کسی حدیث کے مستند اور قابل عمل ہونے کے لئے مذکورہ دونوں باتیں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں، اس لئے ہمارے نزدیک رفع یدین نہ کرنا ہی بہتر ہے۔

س:...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو تعلیم کے لئے بدھ کا دن مقرر کیا تھا، کیا وہ آمنے سامنے ہوا کرتی تھیں؟

ج:...... اس تعلیم کی کیا کیفیت تھی؟ اس کی تصریح تو مجھے معلوم نہیں، البتہ اتنی بات یقینی طور پر احادیث سے ثابت ہے کہ پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم پردہ کا بہت زیادہ اہتمام فرمایا کرتے تھے اور صحابہ کرام اور صحابیات رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اس کی بہت تاکید فرماتے تھے، بطور نمونہ چند احادیث ملاحظہ ہوں:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ایک عورت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کوئی خط پیش کرنا تھا تو انہوں نے پردہ کے پیچھے سے ہاتھ بڑھا کر پیش کیا۔ (مشکوٰۃ)

ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک لڑکا (صحابی) جنگ میں شہید ہوگیا تو تفتیش حال کے لئے اس کی والدہ برقع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، حاضرین تعجب سے کہنے لگے کہ اس پریشانی کے عالم میں بھی آپ نے پردہ نہیں چھوڑا!؟ تو صحابیہ نے جواب میں فرمایا کہ میرا بیٹا گم ہوا ہے، میری شرم وحیا تو گم نہیں ہوئی۔ (ابوداؤد، ص:۳۴۳، ج:۱)

مذکورہ بالا احادیث کے علاوہ اور بھی بے شمار احادیث ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے زمانہ میں پردہ کا کتنا اہتمام تھا، اس لئے ان احادیث کی روشنی میں یہ کہنا بجا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجلس تعلیم میں بھی خواتین سے پردہ فرمایا ہوگا کیونکہ پردہ تو حکم شرعی ہے اور حکم شرعی تو ہر جگہ یکساں ہوتا ہے، اس لئے خواتین کے آمنے سامنے اور ”روبرو“ ہونے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا ورنہ کسی نہ کسی حدیث میں ضرور اس کا ذکر ملتا۔

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری | صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی | مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۱ | ۲۳ تا ۱۰ ارمضان المبارک ۱۴۳۳ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱ / جولائی ۲۰۱۲ء | شمارہ:۲۸

اس شمارے میں!

حرمت جہاد کیوں؟	۵	محمد اعجاز مصطفی
فتح مکہ... رواداری اور عفو و درگزر...	۷	ڈاکٹر حافظ محمد ثانی
اللہ کا مہمان اور ہماری میزبانی	۱۰	انور یوسف
مسائل و احکام رمضان	۱۱	مفتی عبدالسلام چاٹگامی
زکوٰۃ کے شرعی احکام	۱۵	مولانا محمد زکریا مدنی
مسواک ایک اہم سنت رسول ﷺ	۱۷	مولانا محمد شریف احمد مظاہری
برائی کے راستے سے راہ حق پر	۲۱	محمد فاروق
قادیانی تحریریں... ایک نظر میں! (۲)	۲۳	مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
رد قادیانیت کورس اشرف المدارس	۲۶	مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفی

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بیاد
امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زر تعاون بیرون ملک
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے
چیک-ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ:0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، ۳۴۲۳۴۴۷۶ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری | مطبع: القادر پرنٹنگ پریس | طابع: سید شاہد حسین | مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

دُنیا سے بے رغبتی

آپ ﷺ کے نزدیک دُنیا کی حقیقت

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر سوئے، جب اُٹھے تو پہلوئے مبارک پر چٹائی کے نشانات تھے، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کاش ہم آپ کے لئے کوئی نرم بستر تیار کرلیتے (جس سے بدن مبارک کو راحت پہنچتی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے دُنیا سے کیا واسطہ؟ میری مثال تو دُنیا میں ایسی ہے کہ کوئی سوار چلتے چلتے ذرا سی دیر کے لئے کسی درخت کے سائے میں ٹھہر گیا، پھر تھوڑی دیر بعد چل پڑا اور اس سائے کو چھوڑ گیا۔" (ترمذی ج:۲ ص:۶۰)

یہ حدیث چار مسائل پر مشتمل ہے:

اول:... اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زُہد اور دُنیا سے بے رغبتی کا نقشہ سامنے آتا ہے کہ آپ کو اتنا بھی اہتمام نہیں کہ آرام و راحت کے لئے کوئی نرم و نازک بستر ہی بنالیا جائے، دُوسرے تکلفات اور راحت و آسائش کے دُوسرے اسباب کا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا اہتمام ہوتا۔

دوم:... یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا زُہد وفقر کسی مجبوری کی وجہ سے نہیں تھا، بلکہ اس کو از خود اختیار فرمارکھا تھا، ورنہ آپ کے جاں نثار صحابہ (رضوان اللہ علیہم) آپ پر سب کچھ نثار کرنے کو حاضر تھے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمت بلند دُنیوی آسائش اور فانی لذات سے بہت بالاتر تھی، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قصداً قبول نہیں فرمایا، اسی لئے عارفین فرماتے ہیں:

ہمت بلند دار کہ پیش خدا و خلق
باشد بقدر ہمت تو اعتبار تو

سوم:... اس حدیث سے یہ بھی واضح ہوجاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں دُنیا کی کیا حیثیت تھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ دُنیا کی مثال ایسی ہے کہ مسافر چلتے چلتے چند لمحے ستانے کے لئے کسی درخت کے سائے میں آبیٹھا، اور ذرا سا ستاکر وہاں سے چل پڑا، اور اس سائے کو خیرباد کہہ دیا، کوئی شخص اس سائے کی راحت ولذت میں ایسا منہمک ہوجائے کہ اسی کو اپنا گھر بنا بیٹھے، تو ایسا شخص عقل وخرد سے بیگانہ ہے، ٹھیک اسی طرح یہ دُنیا کسی کا گھر نہیں، بلکہ مسافرانِ آخرت کے سفر کی درمیانی منزل ہے، جو شخص اس سرائے فانی میں دل لگا کر اپنی اصل منزل کو بھول جائے اور یہ بات اس کے ذہن سے نکل جائے کہ اسے یہاں سے کوچ کرنا ہے وہ فرزانہ نہیں، دیوانہ ہے، یہاں سے معلوم ہوگا کہ جن لوگوں کی ساری توانائیں دُنیا کی تعمیر وترقی میں کھپ رہی ہیں وہ کس قدر جہل مرکب میں مبتلا ہیں، اور جب وہ اس دُنیا سے رُخصت ہوں گے اس وقت ان کی حالت کس قدر قابلِ رحم ہوگی کہ ان مسکینوں نے ساری عمر جس چیز پر محنت کی تھی وہ ناپائیدار نکلی، اور جو چیز ہمیشہ رہنے والی تھی اس کے لئے انہوں نے محنت نہ کی۔

نرقع دنیانا بتمزیق دیننا
فلا دیننا یبقی ولا ما نرقع

ترجمہ: "ہم اپنے دین کو پھاڑ پھاڑ کر

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

اپنی دُنیا کو پیوند لگارہے ہیں، پس نہ تو ہمارا دین باقی رہے گا، اور نہ وہ دُنیا جس کی پیوندکاری کی تھی۔"

چہارم:... دُنیا سے بے رغبتی کا سبب دو چیزیں ہیں، ایک اس کی ذلت وقلت، اور دُوسری اس کی ناپائیداری، کیونکہ اوّل تو کوئی کتنا ہی سر پھوڑے دُنیا کی تمام آسائشیں مہیا کرنے سے قاصر رہے گا، یہ ممکن ہی نہیں کہ یہاں کسی کی ساری خواہشیں اور چاہتیں پوری ہوجائیں، اس لئے بزرگوں کی نصیحت ہے:

کارِ دُنیا کسے تمام نہ کرد
ہر چہ گیرید مختصر گیرید

اور بالفرض کسی کو ساری دُنیا بھی مل جائے تو اس کی قدر وقیمت آخرت کے مقابلے میں مچھر کے پَر کے برابر بھی نہیں، یہ تو دُنیا کی ذلت وقلت کا حال ہے، اور پھر اپنی تمام تر حقارت و ذلت کے باوجود وہ فانی، زوال پذیر اور ناپائیدار ہے، اوّل تو دُنیا ہی آدمی کو چھوڑ دیتی ہے، ورنہ آدمی اس کے چھوڑنے پر تو بہرحال مجبور ہے، دُنیا کا کوڑا کرکٹ جتنا زیادہ جمع کیا ہوگا، مرتے وقت اتنی ہی حسرت زیادہ ہوگی:

"سب ٹھاٹھ پڑا رہ جائے گا، جب لاد چلے گا بنجارا!"

اس حدیث پاک میں دُنیا کے فنا وزوال کی طرف متوجہ فرمایا گیا ہے کہ دُنیا اپنے فنا وزوال کی وجہ سے اس لائق نہیں کہ کوئی عاقل یہاں دل لگائے، حق تعالیٰ شانہ اپنی رحمت سے اس رُوسیاہ کو بھی چشمِ بصیرت نصیب فرمائے۔

☆☆.........☆☆

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

حرمتِ جہاد کیوں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

تاریخ میں یہ بات محفوظ ہے کہ ہندوستان پر جب انگریز قابض ہوا اور پورے ملک پر اس نے تسلط جمالیا تو ہندوستان کے باشندوں نے انگریز سے خلاصی اور چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے شریعت کے حکم جہاد کا سہارا لیا، پورے ہندوستان میں انگریز کے خلاف غیض وغضب، غم وغصہ اور نفرت کا اظہار کیا جارہا تھا تو انگریز نے جہاد کی حرمت اور منسوخی کا مژدہ سنانے کے لئے، اپنے وفادار، مخبر اور مسلمانوں کی جاسوسی کرنے میں مشہور خاندان کے ایک فرد مرزا غلام احمد قادیانی کو ''روحانیت'' کے مدارج طے کرانے کے بعد اسے ''نبوت'' پر فائز کردیا اور اس نے حق وفاداری نبھاتے ہوئے لکھا:

''میرے پانچ اصول ہیں، جن میں دو حرمت جہاد اور اطاعت برطانیہ ہیں۔'' (تبلیغ رسالت از غلام احمد ص:۱۰۷)

''میں نے مخالفت جہاد کو پھیلانے کے لئے عربی وفارسی کتابیں تالیف کیں اور وہ تمام عرب، شام، مصر، بغداد اور افغانستان میں شائع کی گئیں۔ میں یقین کرتا ہوں کہ کسی نہ کسی وقت ان کا اثر ہوگا۔'' (تلخیص از تبلیغ رسالت، ج:۸، ص:۶۲)

یہ ساری تمہید ذکر کرنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ روزنامہ امت کراچی ۱۰؍جولائی ۲۰۱۲ء کے صفحہ ۳ پر قادیانی جماعت کے ترجمان جریدے احمدیہ ٹائمز کی رپورٹوں سے انکشاف پر مبنی رپورٹ شائع ہوئی ہے، جس میں بتلایا گیا ہے کہ قادیانیوں کے موجودہ سربراہ مرزا مسرور احمد نے امریکا کا دورہ کیا ہے اور وہاں اپنے لیکچروں میں اس نے کہا ہے کہ مسلمان جہاد بالسیف کے بجائے جہاد بالنفس کریں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ بات اس نے ابھی نہیں کہی، بلکہ قادیانیت کا خمیر ہی جہاد کی حرمت سے اٹھایا گیا تھا اور مرزا غلام احمد قادیانی بھی اس وقت کے انگریزوں کی خوشنودی کے لئے یہی کہا کرتا تھا۔

یہی وجہ ہے کہ سی این این کا دعویٰ ہے کہ مڈل ایسٹ اور دیگر ممالک میں تبدیلیوں اور بالخصوص جہاد کے حوالے سے کی جانے والی امریکی اسٹیڈی میں یہ بات مانیٹر کی گئی ہے کہ بیشتر افراد نے قرآن پاک کی تعلیمات کو حرز جان بنا کر اپنی جہادی سرگرمیوں کا آغاز کیا ہے جب کہ احمدیہ جماعت کو یہ ''اعزاز'' حاصل ہے کہ اس نے امن وبرداشت کا درس دیا ہے۔

قطع نظر اس کے کہ سی این این کے اس دعویٰ میں کتنی صداقت ہے اور یہ دعویٰ کتنا برمحل ہے لیکن ایک بات تو اس سے ثابت ہوہی جاتی ہے کہ قادیانیوں کا اسلام، قرآن اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔

اس رپورٹ میں ہے کہ امریکی سینیٹر جان کیسے نے مرزا مسرور احمد قادیانی کے خطاب سے قبل ان کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ: ''یہ وہ لیڈر شپ ہے جس نے امن اور برداشت کا درس دیا ہے۔''

ہم امریکی سینیٹر جان کیسے سے کہتے ہیں کہ ان کے ''امن اور برداشت'' کا پرچار کرنے سے پہلے خود اس جماعت کے آپس میں قتل وقتال اور جھگڑا وفساد کی اس تصویر کو بھی سامنے رکھیں۔ روزنامہ اسلام کراچی ۲۱؍مئی ۲۰۱۲ء کے حوالے سے ہفت روزہ ختم نبوت شمارہ:۲۲، ۱۶تا۲۳؍رجب ۱۴۳۳ھ کے ص:۱۰، ۱۱ پر یہ رپورٹ شائع ہوئی ہے کہ:

”قادیانی ترجمان سلیم الدین نے ۲۰۱۱ء میں قادیانیوں پر ہونے والے ”مظالم“ کی دہائی دی ہے، لیکن انہیں چناب نگر کے مسلمان صحافی رانا ابرار شہید کا چناب نگر کے بازار میں ۱۵؍مارچ ۲۰۱۱ء کو دن دہاڑے مظلومانہ قتل یاد نہ رہا اور وہ اس شہید صحافی کا ذکر کرتے بھی کیسے، کیونکہ رانا ابرار قادیانی جماعت کے چناب نگر میں قائم متوازی عدالتی نظام اور بلوچستان میں قادیانی شہر بسانے کے منصوبوں کے حوالے سے قادیانی سازشوں کو دلیری سے میڈیا میں بے نقاب کر رہے تھے۔ اسی اثنا میں قادیانیوں کے مظالم سے تنگ آ کر خود قادیانی عوام بھی چناب نگر کے ایک قادیانی احمد یوسف کی قیادت میں بغاوت پر اتر آئے، چونکہ چناب نگر میں قادیانیوں نے ریاست کے اندر ریاست بنا رکھی ہے، اس لئے انہوں نے تمام سرکاری محکموں کی طرح اپنے محکمہ جات قائم کئے ہوئے ہیں، جن میں سے ایک سرکاری عدالتوں کے متوازی قادیانی عدالتوں کا نظام بھی ہے۔ چوہدری احمد یوسف ان دیگر اہم انکشاف انگیز معلومات سمیت قادیانی متوازی عدالتوں کے بارے میں اہم خبریں رانا ابرار شہید کے ذریعے میڈیا تک پہنچا رہا تھا، جس سے قادیانیوں کے قصر خلافت میں بھونچال آیا ہوا تھا، جب رانا ابرار کو راستے سے ہٹا دیا گیا تو پھر احمد یوسف کو بھی ۱۴ اور ۱۵؍اکتوبر ۲۰۱۱ء کی درمیانی رات کو قادیانیوں نے ٹھکانے لگا دیا۔

احمد یوسف نے زندگی میں ہی قادیانی جماعت کے ذمہ داران کو اپنا قاتل نامزد کر دیا تھا جو کہ ریکارڈ پر موجود ہے۔ چوہدری احمد یوسف کی بیٹی نجمہ نے ایک ویب سائٹ ”احمدی آرگ“ پر اپنے انٹرویو میں احمد یوسف کے قتل کا ذمہ دار قادیانی جماعت کے ترجمان سلیم الدین اور میجر سعدی کو قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ ان کے والد کے قتل کو چھپانے کی خاطر واردات کے بارے میں پولیس کو معلومات فراہم کرنے والے ماسٹر عبدالقدوس (قادیانی) کو بھی مار دیا گیا ہے۔ اسی طرح ۲۰؍اکتوبر ۲۰۱۱ء کو ضلع گجرات کے قصبہ کوٹلی میں مسلح قادیانیوں نے تحریک ختم نبوت کے ایک متحرک کارکن ماسٹر سرفراز احمد سندھو کو شہید کیا۔“

مرزا مسرور احمد قادیانی کے اس امریکی دورے کے بارہ میں امریکا میں موجود مسلمان کیا کہتے ہیں، اس بارہ میں اس رپورٹ میں لکھا ہے کہ:

”قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا مسرور احمد کے دورہ امریکا کے حوالے سے امریکا میں مقیم مسلمان راہنماؤں نے اپنی شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اس پورے ڈرامے کو امریکی انٹیلی جنس اور اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ کا تیار کردہ پروگرام قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ لندن میں کارگزار قادیانی جماعت کے سربراہ اب پاکستان میں امریکیوں کی مدد کے لئے عمل طور پر سرگرم عمل ہو چکے ہیں اور ان کے امریکی انٹیلی جنس کمیونٹی کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں جس کا فائدہ امریکی حکام اٹھانا چاہتے ہیں اور سب سے پہلے امریکی اعلیٰ سیاسی قیادت کی جانب سے قادیانی جماعت اور اس کی قیادت کو اعتماد میں لینے کی کوشش کے طور پر قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا مسرور کے دورہ امریکا کی راہ ہموار کی گئی ہے تاکہ وہی اس دورے میں اعلیٰ امریکی سیاسی و انٹیلی جنس قیادت کو اپنے پروگرام اور مقاصد سے روشناس کرا سکیں.....“

پاکستانی قوم کو ہشیار اور خبردار رہنا چاہئے کہ جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی کے باپ مرزا غلام مرتضیٰ نے انگریزوں کی فوج میں بھرتی ہو کر مسلمانوں کو شہید کیا، مسلمان قوم کے زعماء اور عمائدین کی انگریزوں کے لئے مخبری کی، مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریز کو خوش کرنے کے لئے جہاد کی حرمت کا فتویٰ دیا، اسی طرح آج مرزا مسرور احمد قادیانی امریکی حکام کی خوشامد، چاپلوسی اور چاکری کر کے پاکستانی اور اندرون وطن قوم کے خلاف ان سے مدد کی بھیک مانگ رہا ہے۔ امریکا کو بھی سوچنا چاہئے کہ جس فرد، قوم اور ملک نے ان قادیانیوں کا ساتھ دیا وہ ہمیشہ ذلیل و خوار اور ناکام و نامراد رہے۔ برطانیہ کی مثال سامنے ہے، ایک وقت تھا کہ برطانیہ کی سلطنت پر سورج غروب نہیں ہوتا تھا وہ آج سمٹ کر ایک جزیرہ میں محدود ہو گیا ہے۔ اسی طرح امریکا نے بھی ان کا ساتھ دیا یا ان سے اپنا کام نکلوانا چاہا تو وہ دن دور نہیں کہ امریکا کا بھی وہی انجام ہو جو برطانیہ کا ہوا ہے۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

فتح مکہ

پیغمبر رحمت ﷺ کی رواداری اور عفو و درگزر کا تاریخ ساز واقعہ

ڈاکٹر حافظ محمد ثانی

یوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری حیات طیبہ کفار و مشرکین اور مخالف مذہب دشمنوں سے حسن سلوک، عفو و درگزر اور مثالی رواداری سے عبارت ہے لیکن اس کا ایک اہم اور تاریخ ساز موقع "فتح مکہ" ۱۰ رمضان ۸ ہجری جنوری ۶۳۰ء ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دشمنوں پر کامل اختیار و اقتدار حاصل تھا، جب صحن کعبہ میں اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور جاں نثاران اسلام کے دشمن گروہ در گروہ سر جھکائے کھڑے تھے۔

کیسے دشمن؟... جنہوں نے جگر گوشۂ رسول کا حمل اپنے نیزوں سے گرایا، جنہوں نے داعی اسلام کے سر مبارک کو شانہ مقدس سے جدا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا، جنہوں نے ہر موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بدنام کرنے اور اذیت پہنچانے میں کوئی دریغ نہیں کیا، جن کے دل و دماغ کی تمام قوتیں نخل اسلام کی بیخ کنی میں صرف کار ہوتی تھیں۔

لیکن دنیا نے دیکھا کہ پیغمبر رحمت محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دشمنوں کے ساتھ عین اس وقت کہ جب وہ مفتوح تھے، قیدی تھے، غلام تھے، زیردست تھے، ان میں مقابلہ کی تاب نہ تھی، وہ بے بس تھے بے کس تھے اور جب یہ صدا بلند ہوئی "الیوم یوم الملحمۃ" آج تو جنگ و جدال اور قتال و انتقام کا دن ہے آج تو خونریزی اور بدلہ لینے کا دن ہے، اس موقع پر پیغمبر رحمت، محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ میں عفو و درگزر اور مذہبی رواداری کا وہ شاندار نمونہ نظر آتا ہے جو دیگر علمبرداران مذاہب اور فاتحین عالم میں، فاتح مکہ کو ممتاز کرتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر تمام امیدوں اور تصورات کے برخلاف رواداری پر مبنی مثالی انقلابی اعلان فرمایا: "الیوم یوم المرحمۃ۔"

"آج تو رحم و کرم، عفو و درگزر اور ایثار و رواداری کا دن ہے، آج عفو عام کا دن ہے۔" (ابن قیم جوزی، زاد المعاد ۱/۴۲۳، بیروت ۱۹۷۹ء)

فتح مکہ کے سلسلہ میں ابن اسحاق نے یہ روایت ذکر کی ہے:

"جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی ذی طوٰی میں پہنچے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ لیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح سے سرفراز کیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازراہ تواضع اپنی سواری پر سر جھکا لیا اور یہاں تک جھکے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹھوڑی قریب تھی کہ کجاوہ کی لکڑی سے لگ جاتی۔"

(ابن ہشام، السیرۃ النبویہ ۴/۳۲، دار الفکر بیروت)

صحیح بخاری میں عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ میں نے فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اونٹنی پر سوار ہیں اور خوش الحانی کے ساتھ سورہ "انا فتحنا لک" پڑھ رہے ہیں۔

اس عظیم الشان فتح کے وقت مسرت، نشاط فرحت اور انبساط کے آثار کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں خشوع و خضوع، عاجزی و انکساری، طمانیت و سکون اور تمسکن کے آثار بھی چہرۂ انور پر نمایاں تھے۔ اونٹنی پر سوار تھے تواضع سے گردن اس قدر جھکی ہوئی تھی کہ ریش مبارک کجاوہ کی لکڑی کو چھو رہی تھی، اور آپ کے خادم اور خادم زادہ اسامہ بن زیدؓ آپؐ کے ردیف تھے۔ (بخاری، الجامع الصحیح ۲/۶۱۴، اصح المطابع کراچی)

حضرت انسؓ راوی ہیں کہ جب آپ مکہ میں فاتحانہ داخل ہوئے تو تمام لوگ آپ کو دیکھ رہے تھے، لیکن آپ تواضع کی وجہ سے سر جھکائے ہوئے تھے۔

(حاکم، المستدرک ۳/۴۷، مکتبۃ المعارف ریاض)

فتح مکہ کے تاریخی موقع پر انسانی حقوق کے اولین و بے نظیر علمبردار محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے مفتوحین کے لئے ان کی توقعات کے برخلاف آزادی کا پروانہ جاری کر کے انسانیت پر احسان عظیم کیا اور جاہلیت و انسان دشمن تہذیب و قوانین کو اپنے قدموں تلے روندتے ہوئے اعلان فرمایا:

"جاؤ تم سب کے سب آزاد ہو۔"

اس موقع کی مرقع آرائی معروف سیرت نگار علامہ شبلی نعمانی رحمہ اللہ کی زبانی سنئے:

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجمع کی طرف دیکھا تو جباران قریش سامنے تھے۔ ان میں وہ حوصلہ مند بھی تھے جو اسلام کو مٹانے میں سب کے پیش رو تھے وہ بھی تھے جن کی زبانیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گالیوں کے بادل برسایا کرتی تھیں، وہ بھی تھے جن کی تیغ و سنان

نے پیکر قدسی کے ساتھ گستاخیاں کی تھیں، وہ بھی تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے میں کانٹے بچھائے تھے، وہ بھی تھے جو وعظ کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایڑیوں کو لہولہان کردیا کرتے تھے، وہ بھی تھے جن کی تشنگی خون نبوت کے سوا کسی چیز سے بجھ نہیں سکتی تھی، وہ بھی تھے جن کے حملوں کا سیلاب مدینہ کی دیواروں سے آ آ کر ٹکراتا تھا، وہ بھی تھے جو مسلمانوں کو جلتی ہوئی آگ پر لٹا کر ان کے سینوں پر آتشیں مہریں لگایا کرتے تھے، رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھا اور خوف انگیز لہجہ میں پوچھا: تم کو کچھ معلوم ہے میں تم سے کیا معاملہ کرنے والا ہوں؟ وہ لوگ اگرچہ ظالم تھے، شقی تھے، بے رحم تھے، لیکن مزاج شناس تھے پکار اٹھے کہ تو شریف بھائی ہے اور شریف برادر زادہ ہے ارشاد ہوا: تم پر کچھ الزام نہیں جاؤ تم سب آزاد ہو۔"

(شبلی نعمانی، سیرت النبی ا/۲۹۰، لاہور)

صرف یہی نہیں، محسن انسانیت، نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے مذہبی رواداری اور عام معافی کے اس مثالی اعلان کے ساتھ ساتھ امن کے قیام اور استحکام کے لئے ہدایات جاری فرمائیں:

ا:... جو کوئی ہتھیار پھینک دے اسے قتل نہ کیا جائے۔

۲:... جو کوئی خانہ کعبہ کے اندر پہنچ جائے اسے قتل نہ کیا جائے۔

۳:... جو کوئی اپنے گھر کے اندر بیٹھا رہے اسے قتل نہ کیا جائے۔

۴:... جو کوئی ابوسفیان کے گھر جارہے اسے قتل نہ کیا جائے۔

۵:... جو کوئی حکیم بن حزام کے گھر جارہے اسے قتل نہ کیا جائے۔

۶:... بھاگ جانے والے کا تعاقب نہ کیا جائے۔

۷:... زخمی کو قتل نہ کیا جائے۔

(قاضی سلیمان منصورپوری، رحمۃ للعالمین کراچی ۱۹۸۸ء)

رواداری کے حوالہ سے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ میں واقعہ فتح مکہ ایسا تاریخ ساز واقعہ ہے کہ جس کی نظیر تاریخ میں نہیں۔

فتح مکہ کے تاریخ ساز موقع پر مسلم سیرت نگاروں اور دانشوروں سے قطع نظر غیر مسلم ہندو، سکھ، عیسائی اور دیگر مذاہب کے دانشوروں نے پیغمبر رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے مثالی کردار، رواداری اور عفو عام پر جو زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے، وہ ہدیہ ناظرین ہے:

پیغمبر رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا سکھ سیرت نگار جی، سنگھ دارا ''فتح مکہ'' کے موقع پر رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے رحم و کرم اور رواداری پر (رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم) میں لکھتا ہے:

''سبحان اللہ! کیا ٹھکانہ دریائے رحمت کی اس طغیانی کا، یہ دریا امڈا اور ہر غلاظت و عفونت گناہ کی بہالے گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قتل کے قصد کرنے والوں کو، اپنے نور چشم کے قاتلوں کو، اپنے چچا کے کلیجہ کھانے والوں کو سب ہی کو معافی دے دی اور قطعی معافی قتل عام دنیا کی تاریخوں میں اکثر سنتے تھے مگر قتل عام کی معافی نہ سنی تھی۔''

(جی سنگھ دارا، رسول عربی ص ۱۰۹، لاہور ۱۹۹۹ء)

''پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مغرب کی متعصب مسیحی دنیا کا یہ وہ تصور اور پروپیگنڈا ہے جس کی جڑیں نہایت گہری ہیں۔ چنانچہ رواداری اور سیکولرازم کا پرچار کرنے والی نام نہاد مہذب دنیا کے قائد ریاست ہائے متحدہ امریکا کی اعلیٰ ترین عدالت سپریم کورٹ میں تاریخ عالم کی عظیم ترین قانون دہندہ ہستیوں کو ایک تصویر میں دکھایا گیا ہے اس تصویر میں جو پتھر پر نقش ہے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے ہاتھ میں تلوار پکڑے دکھایا گیا ہے جو اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مغرب کی مسیحی دنیا کے اس خود ساختہ اور من گھڑت تصور کی مظہر ہے کہ اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم روادار نہ تھے۔ امریکی سپریم کورٹ جہاں ۱۹۳۳ء سے عام سیشن ہورہے ہیں، اس کی اندرونی دیوار پر حضرت موسیٰ، حضرت سلیمان، کنفوشس، شارلیمان جیسی دیگر قانون دہندہ شخصیات کے ساتھ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خود ساختہ مفروضہ پر مبنی تصویر ۱۹۳۳ء سے تاحال آویزاں ہے۔''

(روزنامہ ڈان کراچی، ۳ مارچ ۱۹۹۷ء)

فتح مکہ پیغمبر رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کے غزوات وفتوحات کا تاریخی واقعہ ہے۔ خود عہد نبوی کے غزوات وفتوحات میں جس رواداری اور انسان دوستی کا تاریخی اور ناقابل تردید ثبوت ملتا ہے وہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی کی فتوحات اور غزوات وسرایا کا روشن اور مثالی باب ہے۔ جس کی تکذیب اور تردید تاریخ کی ابدی صداقت کی تردید ہے اور جسے اشاعت اسلام کے لئے جبر واکراہ کا نام دینا واقعیت کی تکذیب ہے، ۲ ہجری سے ۹ ہجری تک کے غزوات وسرایا کی تاریخ پر منصفانہ نظر ڈالئے، وصال نبوی کے وقت مدینہ اتنی ایک شہری مملکت نہیں بلکہ وسیع مملکت کا دارالسلطنت تھا، اس وسیع سلطنت کا رقبہ تاریخی شواہد کی رو سے تین ملین یعنی تیس لاکھ مربع کلومیٹر پر مشتمل تھا۔ دوسرے الفاظ میں دس

سال تک اوسطاً روزانہ کوئی ۸۴۵ کلو میٹر کا ملک کے رقبہ میں اضافہ ہوتا رہا۔ سلطنت کی یہ توسیع کچھ تو پُرامن ذرائع سے ہوئی اور کچھ جنگوں کے نتیجہ میں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات وسرایا سے متعلق دیگر تفصیلات کے علاوہ مقتولین اور شہدأ کے اعداد وشمار بھی ہمارے سامنے ہیں، معروف محقق اور سیرت نگار ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی تحقیق (خطبات بہاولپور، ص:۲۳۸/۹۲۴۹) کے مطابق ۲ ہجری سے ۹ ہجری تک کے غزوات وسرایا میں ۱۴۰ افراد بھی نہیں مرے۔ دشمن کے مقتولین کی تعداد اس سے کم تھی مسلمانوں کے شہدأ کی تعداد دشمن کے مقتولوں سے بھی کم تھی، بہرحال بحیثیت مجموعی میدان جنگ میں قتل ہونے والے دشمنوں کی تعداد مہینہ میں دو سے بھی کم ہے۔ انسانی خون کی یہ بے نظیر عزت وتکریم تاریخ عالم میں بلاخوف تردید بے نظیر ہے۔

اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو جبر و تشدد، قتل و غارتگری اور جنگ وجدال کے حوالے سے ہدف تنقید بنانے والوں کا کردار جنگ عظیم اول، جنگ عظیم دوم، ہیروشیما اور ناگاساکی کے حوالے سے دیکھا جاسکتا ہے جس سے اسلام اور پیغمبر اسلام پر جھوٹ کے پل باندھنے والوں کے اصل کردار اور عملی تضاد کی قلعی کھلتی نظر آتی ہے۔ چنانچہ جنگ عظیم اول ۱۴ راگست ۱۹۱۴ء، ۱۵۶۵ دنوں تک جاری رہی، اس جنگ میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد تقریباً ۹ ملین، شدید زخمی ہونے والوں کی تعداد ۲۲ ملین، اپاہج اور معذور ہونے والوں کی تعداد ۲۵ ملین بتائی جاتی ہے۔ یہ اعداد وشمار میدان جنگ کے ہیں جبکہ شہروں میں مرنے والوں اور زخمیوں کی تعداد میدان جنگ سے کہیں زیادہ ہے۔

(مجتبیٰ موسوی، مغربی تمدن کی ایک جھلک، ص:۷۰)

انسانیت کے خلاف مہذب دنیا کی اس ہلاکت خیز جنگ میں ساڑھے چھ کروڑ افراد دھکیلے گئے، ایک کروڑ فوجی میدان جنگ میں مارے گئے، ڈیڑھ کروڑ شہری قتل ہوئے، دو کروڑ سے زائد افراد دائمی معذوری کا شکار ہوئے، لاکھوں بچے یتیم ہوئے، پچاس لاکھ عورتیں بیوہ ہوئیں، لاکھوں عورتیں بچے فوجی اور شہری لاپتہ ہوئے۔

(اعجاز احمد فرال، ضرورت امن، ص:۳۲، مطبوعہ لاہور)

جبکہ دوسری عالمی جنگ میں ۳۵ ملین انسان ہلاک ہوئے، ۲۰ ملین ہاتھ پاؤں سے معذور ہوئے، ۱۷ ملین لیٹر خون زمین پر بہایا گیا۔ (مجتبیٰ موسوی، مغربی تمدن کی ایک جھلک، ص:۷۶، ۷۷)

دوسری جنگ عظیم کی ہلاکت خیزی اور انسانی ضیاع پر مبنی تحقیقی رپورٹ دنیا کے حیرت انگیز ریکارڈ پر مبنی شہرۂ آفاق ''گینز بک آف ورلڈ ریکارڈ'' کے حوالے سے ملاحظہ کیجئے:

''انسانی جانوں کے نقصان کے حوالے سے دوسری جنگ عظیم کو سب سے زیادہ خوفناک جنگ تصور کیا جاتا ہے، جس میں تمام ممالک کے ہلاک ہونے والے فوجیوں اور شہریوں کی تعداد ۵۴.۸ ملین تھی، جس میں ۲۵ ملین سوویت یونین اور ۷.۸ ملین چینی شہری شامل تھے۔ پولینڈ اس جنگ میں سب سے زیادہ متاثر ہوا، جس کی ۱۷.۲ فیصد آبادی ہلاک ہوئی یہ تعداد ۶۰۲۸۰۰۰ بنتی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے بھی جنگ عظیم دوم کو منفرد مقام حاصل ہے، اس جنگ پر ۱.۵ ٹریلین ڈالر لاگت آئی جو تاریخ کی تمام جنگوں پر آنے والی جنگوں سے زیادہ تھی۔''

(ہفت روزہ اخبار جہاں کراچی، ۲۵ رتمبر ۱۹۹۵ء)

امریکا اور جاپان کی جنگ ۱۹۴۵ء میں امریکا کی طرف سے جاپان پر دو چھوٹے ایٹم بم پھینکے گئے، ہیروشیما پر اور ٹھیک صرف تین دن بعد دوسرا بم ناگاساکی پر پھینکا گیا۔ ہیروشیما میں ۷۰ ہزار انسان یکدم ہلاک ہوگئے اور اتنے ہی زخمی ہوئے، جبکہ ناگاساکی میں ۴۰ ہزار افراد ہلاک ہوئے اور اتنے ہی زخمی ہوئے۔ (مغربی تمدن کی ایک جھلک، ص:۷۷)

ان تاریخی اور ناقابل تردید شواہد کے بعد مغرب کے ناقدانہ تبصروں اور تنقیدات پر تبصرہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ مغربی دنیا کی جنگی تاریخ کا اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس غزوات وفتوحات سے مقابلہ کیا ہی نہیں جاسکتا، یہ انسانیت کے خلاف طویل تاریخی جرائم اور مظالم کی داستان ہے جو سراسر انسانیت کی تذلیل اور توہین سے عبارت ہے، جبکہ عہد نبوی کے غزوات وفتوحات انسانیت کی تکریم، رواداری، انسان دوستی اور انسانی حقوق کی علمبرداری کی تاریخی جدوجہد کی مثالی داستان ہے جو انسانی تاریخ کے ہر عہد پر تاریخی اور عملی فوقیت رکھتی ہے۔ ہندو سیرت نگار رانا بھگوان داس سیرت طیبہ پر اپنے مضمون ''رسول اللہ کی بہترین سیاست'' میں ''فتح مکہ'' کا دیگر عالمی اور تاریخی فتوحات سے تاریخی تقابل کرتے ہوئے کیا خوب تبصرہ کرتا ہے:

''فتح مکہ نے خون آشامی و درندگی کو ختم کرکے اخلاص، محبت جاوداں اور امن و عافیت ذیشان کا مقدس درس دیا۔ کاش جنگ میں آگ و خون کا دریا پیدا کرنے والے فاتحین عالم جادۂ محمد پر گامزن ہوتے، بلاشک اگر دنیا کے حکمراں فاتح مکہ کے مقدس درس عالی پر عمل پیرا ہوتے تو اولاد آدم کے لئے یہ دنیائے ارضی بہشت بریں ہوجاتی۔ حضور سید المرسلین، رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ نے فتح مکہ میں فاتحین عالم کو فقید المثال درس دے کر نوع انسان پر احسان عظیم فرمایا ہے اور آج بھی صرف یہی طریق محمدی امن عالم کا ضامن ہے۔''

☆☆..........☆☆

اللہ کا مہمان اور ہماری میزبانی

انور یوسف

یہ عجیب چلن ہے حکومت کے مکمل انتظامات کے باوجود تاجروں اور دکانداروں کی بے حسی کی انتہا ہے کہ جونہی نیکیوں کا موسم بہار شروع ہوتا ہے، جیسے جیسے لوگ مسجدوں میں جا کر گڑگڑا کر معافی مانگ رہے ہوتے ہیں، ویسے ویسے تاجر اور دکاندار بیسن اور ٹماٹر تک کی قیمتوں میں دگنا تگنا اضافہ کر دیتے ہیں، جبکہ غیر مسلم ممالک میں ہر تہوار اور خوشی کے موقع پر اکثر چیزوں کے نرخوں میں چالیس سے پچاس فیصد تک رعایت اور کمی ہو جاتی ہے بلکہ غریبوں کے لئے خصوصی پیکج بھی دیئے جاتے ہیں تاکہ غریب اور نادار لوگ بھی خوشی میں شامل ہو جائیں، لیکن نہ جانے کیوں ہمارے ہاں تو کمائی کا سیزن ہی ان تہواروں کو سمجھا جاتا ہے بلکہ کئی لوگوں کے بارے میں سنا ہے کہ وہ پورے سال کی کمائی صرف اسی ایک ڈیڑھ ماہ میں کر لیتے ہیں۔ موسم بہار سے خوب "فائدہ" اٹھاتے ہیں۔ غریب کو دونوں ہاتھوں سے لوٹتے ہیں۔

حیرت ہے ماہ مقدس میں ایثار کی بجائے لوٹنے کی حرص ہے۔ غریبوں کو نفع پہنچانے کی بجائے نقصان پہنچاتے ہیں۔ راحت کی بجائے تکلیف دیتے ہیں۔ نیکیوں سے دامن بھرنے کی بجائے ناجائز نوٹوں سے بھرتے ہیں۔ اللہ کی رحمت کو متوجہ کرنے کی بجائے غضب کو دعوت دیتے ہیں۔ غریبوں سے دعا لینے کے بجائے بددعائیں لیتے ہیں۔ صدقات و خیرات کرنے کی بجائے ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں۔ غمخواری کی بجائے ننگ پاشی کرتے ہیں۔ سخاوت کی بجائے بخل سے کام لیتے ہیں۔ ایثار اور قربانی کی بجائے جھوٹ اور فراڈ سے کام لیتے ہوئے غریبوں کی چمڑی اتارتے ہیں، اپنے مال کو خرچ کرنے کی بجائے جمع کر کے رکھتے ہیں۔

یہ بھی عرض کرتے چلیں کہ اندھیر نگری کے بااختیار اور طاقتور ترین ستون کے طور پر حکومت کی ذمہ داری سب سے زیادہ ہے، مگر ہم دیکھتے ہیں وہ وعدوں اور دعوؤں سے بڑھ کر کوئی کردار ادا نہیں کرتی۔ حکومت کے صرف بلند بانگ دعوے ہوتے ہیں۔ "رمضان سے قبل ہی رمضان پیکج شروع کیا جا رہا ہے۔ روزمرہ کی اشیاء سستے داموں غریب عوام کو مہیا کی جا رہی ہیں۔ پرائس کنٹرول کے لئے کمیٹیاں بنائی جا رہی ہیں۔ دوران رمضان ضروری چیزوں کی قیمتوں میں ہرگز اضافہ نہیں ہوگا۔ تمام اشیاء مقررہ نرخوں پر ہی مہیا کی جائیں گی۔" یہ اور اس طرح کی دیگر خبریں اور بیانات پر سالہا سال کا تجربہ شاہد ہے کہ یہ سب صرف دعوؤں کی حد تک ہی ہے۔ حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

رمضان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت اور عبادت بہت زیادہ ہو جایا کرتی تھی جبکہ ہمارے بخل اور کمائی میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔ وہ سنہری اصول جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو بتائے تھے ان پر ہمارے بجائے غیر عمل کر رہے ہیں، جس کی وجہ سے وہ ترقی کر رہے ہیں۔ ہم رمضان بلکہ عید پر بھی غریبوں کے لئے سہولتیں اور راحتیں دینے کی بجائے مشکلات اور تکلیفیں پیدا کرتے ہیں، ہمارے تاجر اور دکاندار سستی اشیاء فراہم کرنے کی بجائے غریبوں کا خون نچوڑتے ہیں۔ اگر ہم اس ماہ مقدس میں چند کام کر لیں تو دنیا و آخرت کی کامیابیاں ہمارے قدم چومیں گی۔

رمضان میں وہ عمل کئے جائیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے: تلاوت، کثرت ذکر، سخاوت اور کثرت دعا۔ غریبوں محتاجوں اور یتیموں کا خاص خیال رکھیں، ان کی غمخواری کریں، ان کی مدد کریں اور ان کو اپنی خوشی میں شامل کریں، زکوٰۃ ادا کرنے کے علاوہ صدقات، عطیات اور خیرات کا خوب خوب اہتمام کریں اور مستحقین تک پہنچائیں۔ ان لوگوں کو بھی یاد رکھیں جو اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اپنا گھر بار، بال بچے اور راحت و سکون کی زندگی چھوڑ چھاڑ کر مشکل ترین راستوں میں اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر جہاد کا علم بلند کئے ہوئے ہیں۔ ان کی ہر طرح سے مدد کریں، ان کے بال بچوں کی ضروریات پوری کریں، ان کو سہارا دیں۔

تاجر حضرات اور دکاندار اس بات کا اہتمام کریں کہ مہنگا بیچ کر اپنے رزق کی برکت نہ کھوئیں۔ مصنوعی قلت پیدا کر کے اپنی تجوریاں بھرنے کے بجائے سستے داموں اشیاء فروخت کریں۔ ہر فرد ہر گھر، ہر خاندان، ہر محلہ، ہر شہر، ہر ضلع اور ہر صوبے کے لوگ اپنے اپنے پڑوس میں غریب و لاچار افراد کی مدد کریں۔ ان کو خوشی و راحت فراہم کریں، اگر ہم نے یہ اور اس جیسے دیگر کام کئے تو فلاح دارین کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ یہ غمخواری کا مہینہ ہے۔ یہ ہمدردی کا مہینہ ہے، یہ نیکیاں سمیٹنے کا مہینہ ہے، رمضان کا یہی پیغام ہے، یہی حقیقت ہے، یہی برکتیں ہیں، رمضان المبارک کے لمحے لمحے کو قیمتی بنانے کے لئے ابھی سے دستور العمل بنائیے، کہیں دیر نہ ہو جائے۔

(بشکریہ روزنامہ اسلام کراچی، ۱۷ رجولائی ۲۰۱۲ء)

مسائل واحکامِ رمضان

مفتی عبدالسلام چاٹگامی

رمضان المبارک کے روزے فرض عین ہیں' اس کی فرضیت کتاب وسنت اوراجماع امت سے ثابت ہے' اس کا انکار کرنے والا کافر اور اسلام سے خارج ہے اور روزہ نہ رکھنے والا فاسق اور مرتکب کبائر ہے۔

روزہ کس پر فرض ہے؟

☆......کافر' نابالغ' مجنون پر روزہ فرض نہیں البتہ نابالغ جس کی عمر دس سال کی ہو' اس کو روزہ کا حکم کرنا ولی اور وصی پر ضروری ہے تاکہ روزہ کی عادت پڑ جائے' دس سال سے کم عمر کے بچوں کو روزہ رکھنے پر مجبور نہ کیا جائے' ہاں از خود کوئی بچہ اگر روزہ رکھ لے تو کچھ حرج نہیں' ثواب والدین کو ملے گا۔

☆......مریض' مسافر پر حالت مرض اور حالت سفر میں روزہ رکھنا ضروری نہیں' البتہ مسافر کے لئے بہتر یہ ہے کہ اگر مشقت اور تکلیف نہ ہو تو روزہ رکھ لے تاکہ بعد میں قضا ادا کرنی کی مشقت نہ کرنی پڑے' مریض سے مراد وہ شخص ہے جس کو روزہ رکھنے سے بوجہ مرض شدید تکلیف ہو یا روزہ رکھنے کی وجہ سے بیماری میں اضافہ کا اندیشہ ہو یا صحت میں تاخیر کا امکان ہو۔

☆......عورت کو حالت ''مجبوری'' میں روزہ رکھنا صحیح نہیں' وسط رمضان میں اگر پاک ہوگئی تو بقیہ روزے رکھے اور بعد میں فوت شدہ روزے قضا کرے۔

☆......مرض کی حالت میں جب تک مریض کی صحت یابی کی امید ہو' روزہ کے بدلے فدیہ دینا درست نہیں۔

☆......جو شخص بڑھاپے یا مستقل مریض ہونے کی وجہ سے روزہ رکھنے پر قدرت نہیں رکھتا اور نہ ہی مستقبل میں اس کی کوئی امید ہے کہ صحت یاب ہو تو وہ ہر روزہ کے بدلے پونے دو سیر گندم یا اس کی قیمت فدیہ دے سکتا ہے' لیکن اس کے بعد اگر صحت یاب ہوگیا تو دوبارہ قضا کرنا ضروری ہے۔ تندرست آدمی کے لئے فدیہ دینا کسی صورت بھی صحیح نہیں اور نہ ہی کسی اور شخص کے ذریعہ روزہ رکھوانے سے اس کے ذمہ سے فرض ساقط ہوگا۔

روزہ کی نیت

دوسری عبادات کی طرح روزہ میں نیت کرنا ضروری ہے اور نیت دل کے ارادہ کا نام ہے' لہٰذا دل میں روزہ کا عزم کرنا ہی نیت ہے' زبان سے کچھ الفاظ کہنا ضروری نہیں' البتہ زبان سے کہہ دینا بہتر ہے ''اردو میں'' یوں کہے کہ آنے والے دن کے روزے کی نیت کرتا ہوں' عربی میں یوں کہے: ''نویت ان اصوم غدالله تعالیٰ من فرض رمضان هذا'' رمضان کے ہر روزے کے لئے الگ الگ نیت کرنا ضروری ہے۔

☆......رمضان کے روزہ کی نیت کرنے کا وقت رات شروع ہونے سے لے کر صبح نصف دن کے قبل تک ہے البتہ رات ہی کو نیت کرلینا بہتر ہے۔

☆......روزہ کے لئے سحری کھانا سنت ہے اور سحری کھانا قائم مقام نیت ہے' اگرچہ زبان سے کچھ نہ کہا ہو۔

☆......رات کو روزہ کی نیت کرنے کے بعد صبح صادق سے قبل تک کھانا پینا جائز ہے' ان چیزوں کی وجہ سے روزہ کی نیت میں کچھ فرق نہیں پڑے گا۔

☆......صبح صادق ہو جانے کے بعد سحری کھانا جائز نہیں' اگر کھالیا تو روزہ نہیں ہوگا۔

☆......صبح صادق کے بارے میں مختلف نقشے طبع ہوتے ہیں' اس سلسلے میں قدیم نقشوں کو علماء کی اکثریت صحیح تصور کرتی ہے اور اس کے مطابق ریڈیو ٹی وی وغیرہ پر اعلان ہوتا ہے' اس لئے سابقہ نقشوں کے مطابق صبح صادق کا وقت صحیح تصور کیا جائے۔

روزے کی چند سنتیں

☆......سحری کھانے میں کھجور سے سحری کرنا الگ سنت ہے۔

☆......سحری میں کھانا ضروری نہیں' ماکولات اور مشروبات میں سے جو بھی میسر ہو' اس سے سحری کریں سنت ادا ہوجائے گی۔

☆......سحری کو موخر کرنا افضل ہے' باعث خیر ہے' البتہ اتنی تاخیر کرنا کہ طلوع صادق پر شک ہو مکروہ ہے۔

☆......اگر سحری میں اس گمان سے تاخیر کی کہ ابھی رات باقی ہے لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ سحری

صبح صادق کے بعد واقع ہوئی تو روزہ نہیں ہوگا' قضا ضروری ہے کفارہ نہیں۔

☆......غروب کے بعد بلا تاخیر افطار کرنا سنت اور باعث خیر وبرکت ہے۔

☆......افطار کے وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے: ''اللھم لک صمت وبک آمنت وعلی رزقک افطرت فغفرلي ماقدمت وما اخرت'' دوسرے الفاظ بھی ثابت ہیں جو بھی کہیں استحباب ادا ہو جائے گا۔

☆......افطار میں اتنی جلدی نہ کرے کہ غروب سے پہلے افطار ہو جائے' اگر اس گمان سے افطار کرلیا کہ غروب ہو گیا' لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ غروب سے پہلے افطار ہوا ہے تو روزہ فاسد ہو جائے گا' قضا ضروری ہے البتہ کفارہ لازم نہیں ہوگا۔

☆......کھجور چھوہارے سے افطار کرنا سنت ہے' اس کے علاوہ دودھ جیسی چیزوں سے بھی افطار کرنا بہتر ہے۔

☆......جو بھی حلال چیز میسر ہو' افطار کرنا چاہئے۔

☆......حرام اشیاء سے افطار کرنا صحیح نہیں' البتہ روزہ ادا ہو کر افطار ہو جائے گا۔

☆......افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے' اس لئے افطار کرکے یا پہلے بالکل فارغ ہو کر دعا کرنا مستحب ہے۔

☆......رمضان المبارک میں مغرب کی اذان افطار کرنے کے فوراً بعد دی جائے البتہ جماعت میں سات منٹ کی تاخیر کی گنجائش ہے۔

☆......کسی روزہ دار کو افطار کرانے سے اتنا ثواب ہوتا ہے جتنا روزہ دار کو' کھانا کھلانے میں ثواب اس سے زیادہ ہے۔ حوض کوثر سے پلانے اور جنت میں داخل ہونے کا وعدہ ہے۔

☆......روزہ کی حالت میں پاک صاف رہنا' تلاوت قرآن' ذکر الٰہی' تعلیم وتعلم میں مشغول رہنا اور انفاق کرنا بھی مستحب ہے۔

☆......روزہ دار کو جھوٹ بولنا' جھوٹی شہادت دینا' غیبت کرنا' چغلی کھانا' جھوٹی قسم کھانا' فحش حرکات کرنا' فحش گوئی کرنا' ظلم کرنا' کسی سے عداوت ودشمنی رکھنا' اجنبی عورتوں سے ملنا جلنا' ان کو دیکھنا' سینما بینی کرنا' سب ناجائز ہیں' ان چیزوں سے روزہ فاسد تو نہیں ہوتا لیکن مکروہ ہو جاتا ہے اور ثواب میں کمی آ جاتی ہے اور اسی طرح لایعنی باتوں اور بے ہودہ گفتگو میں وقت ضائع کرنا' روزہ خراب کرنے کے مترادف ہے۔

☆......بحالت روزہ کسی چیز کا چکھنا اور چبانا بلا عذر مکروہ ہے۔

☆......ناک میں پانی ڈالنے اور کلی کرنے کے وقت مبالغہ کرنا مکروہ ہے۔

☆......اتفاق سے اگر ناک یا منہ کے ذریعہ حلق کے اندر پانی چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

☆......روزہ کی حالت میں بیوی کو شہوت کے ساتھ چھونا مکروہ ہے۔

☆......رات کو ہم بستری کی اور صبح صادق سے پہلے غسل نہیں کر سکا اور اس کے بعد غسل کیا تو روزہ مکروہ نہیں ہوا۔

☆......وہ مسافر جو تھکاوٹ اور مشقت میں مبتلا ہے اور اسے روزہ سے تکلیف ہوتی ہے' اس کے لئے روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

☆......جو مسافر حالت سفر میں روزہ کی نیت کرے اور اسی روز مقیم ہو گیا اب روزہ کو توڑنا درست نہیں۔

روزہ کو فاسد کرنے والی اشیاء

☆......اگر کسی کو مارنے اور نقصان پہنچانے کی دھمکی دے کر کچھ کھلایا پلایا گیا تو روزہ فاسد ہو گیا' صرف قضا ضروری ہے کفارہ نہیں۔

☆......غسل یا وضو کے وقت اگر حلق میں پانی چلا گیا اور روزہ یاد ہے تو اس کا روزہ فاسد ہو گیا' قضا ضروری ہے' کفارہ نہیں۔

☆......اگر غلطی سے روزہ نہیں رکھا یا روزہ رکھ کر کھا لیا تو قضا ضروری ہے کفارہ نہیں۔

☆......جن چیزوں کو کھانے پینے اور دوا یا کسی اور فائدہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے تو قصداً اس کے کھانے پینے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے' قضاء وکفارہ دونوں لازم ہوتے ہیں' کفارہ ساٹھ روزے لگاتار رکھنے کا نام ہے۔

☆......ہر وہ چیز جو غذا اور دوا یا کسی اور فائدے کی غرض سے استعمال نہ ہو' قصداً اس کے کھانے پینے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے' قضا ضروری ہے کفارہ نہیں۔

☆......دانت کے درمیان اگر کوئی چیز چنے سے بڑی لگی ہوئی تھی اور اسے نگل گیا تو روزہ فاسد ہو گیا' اگر چنے سے چھوٹی ہے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا' البتہ مکروہ ہے اور چنے کی مقدار سے چھوٹی چیز دانت میں لگی ہوئی تھی' روزہ دار نے اسے خلال کے ذریعہ نکالا اور پھر کھا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

☆......اگر دانت سے خون نکلا اور تھوک کے ساتھ مل کر حلق کے اندر چلا گیا تو دیکھا جائے گا کہ خون زیادہ ہے یا تھوک' اگر خون زیادہ تھا تو روزہ فاسد ہوگا قضا ضروری ہے کفارہ نہیں اور اگر تھوک زیادہ ہے تو روزہ فاسد نہیں ہوا۔

☆......روزہ دار کا پسینہ یا آنسو اگر زیادہ مقدار میں منہ میں چلا گیا اور مزہ حلق میں محسوس ہو رہا ہے تو روزہ فاسد ہوگا اگر معمولی پسینہ یا آنسو منہ میں چلا گیا تو فاسد نہ ہوگا۔

☆ اگر مقعد (پاخانہ کی جگہ) پر دوا ڈال دی اور در موضع حقنہ سے آگے داخل ہوگئی یا کان اور ناک میں دوا ڈالی گئی تو ان سب صورتوں میں روزہ فاسد ہوگیا قضا ضروری ہے۔

☆ جو دوا پیٹ' دماغ کے زخم میں لگانے کی وجہ سے پیٹ اور دماغ کے اندر پہنچ گئی ہے' اس سے روزہ فاسد ہوگیا۔ بدن کے اور کسی حصہ کے اندر زخم میں دوا ڈالنے سے جب کہ دوا پیٹ میں اور دماغ میں نہ پہنچی ہو روزہ فاسد نہ ہوگا البتہ دماغ یا پیٹ میں اگر اس طرح چوٹ لگی ہو کہ جس میں دوا ڈالنے سے دماغ یا پیٹ کے اندر جاتی ہو تو اس صورت میں بھی روزہ فاسد ہوجائے گا اور قضا لازم آئے گی۔

☆ استنجا بالماء کے وقت اگر صفائی میں اتنا مبالغہ کیا گیا کہ پانی مقعد کے اندر پہنچ گیا تو روزہ فاسد ہوجائے گا' اس لئے ایسے موقع پر بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔

☆ اگر زبردستی مارنے یا نقصان پہنچانے کی دھمکی دے کر کسی عورت سے خاوند نے جماع کیا یا عورت نے خاوند پر جبر کیا تو روزہ دونوں کا فاسد ہوجائے گا' البتہ جس پر جبر کیا گیا اس پر صرف قضا ضروری ہے کفارہ نہیں اور جس نے جبر کیا اس پر کفارہ بھی لازم ہے۔

☆ اگر ہمبستری کی حالت میں صبح صادق ہوگئی جبکہ گمان یہ تھا کہ ابھی رات باقی ہے اور گمان غلط نکلا تو روزہ فاسد ہوگیا قضا ضروری ہے کفارہ نہیں۔

☆ اگر صبح صادق ہوجانے کا علم تھا اس کے باوجود ہمبستری کی تو قضا و کفارہ دونوں لازم ہیں۔

☆ بھول کر کھانے پینے' جماع کرنے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا البتہ بھول کر کھانے پینے کے بعد پھر اگر قصداً کھالیا' جماع کرلیا' اس گمان سے کہ مذکورہ بالا صورت میں روزہ فاسد ہوجاتا ہے تو اس قصد سے کھانے پینے سے روزہ فاسد ہوگیا' قضا ضروری ہے' رمضان المبارک میں دن کو احتلام کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆ خلاف عادت قصداً نمک کھالیا تو قضا ضروری ہے' کفارہ نہیں۔

☆ اگر عادت کی بنا پر نمک کھالیا تو قضا و کفارہ دونوں لازم ہیں۔

☆ مسواک کرنے یا تھوک حلق کے اندر چلے جانے کی بنا سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

☆ برش کے ذریعہ استعمال ہونے والے پیسٹ نہ استعمال کئے جائیں' کیونکہ ان کے اجزا حلق میں چلے جانے کی صورت میں روزہ فاسد ہونے کا اندیشہ ہے۔

☆ اگر کسی نے مسواک کرنے یا حلق میں تھوک چلے جانے کے بعد قصداً کھا پی لیا تو قضا و کفارہ دونوں لازم ہیں۔

☆ غیبت کرنا' جھوٹ بولنا یا جھوٹی شہادت دینے سے روزہ مکروہ ہوتا ہے فاسد نہیں ہوتا۔

☆ ایک ہی رمضان میں اگر متعدد دفعہ روزہ فاسد کیا تو کفارہ میں تداخل ہوجائے گا' سب کی طرف سے ایک ہی کفارہ کافی ہوگا' البتہ متعدد بار جماع کرنے سے اگر روزہ فاسد کیا ہے تو کفارہ میں تداخل نہ ہوگا' ہر روزے کے لئے الگ الگ کفارہ ضروری ہے۔

☆ انجکشن کے استعمال کرنے سے خواہ کسی مرض کے لئے ہو یا طاقت کے لئے' روزہ فاسد نہ ہوگا' البتہ بلاضرورت روزے کے احساس نہ ہونے کی وجہ سے اگر طاقت کا انجکشن لگوایا تو اس میں کراہت ہوگی مقصد روزہ ادا نہ ہونے کی وجہ سے ثواب پورا نہیں ملے گا۔

☆ کان کے اندر پانی داخل ہونے سے یا ڈالنے سے صحیح روایت کے مطابق روزہ فاسد نہیں ہوگا' البتہ احتیاط اس میں ہے کہ پانی ڈالنے کی صورت میں قضا کردیا جائے۔

☆ اگر ایک شخص اپنے شہر میں چاند دیکھ کر روزہ رکھنا شروع کردے اور رمضان میں کسی دوسرے شہر میں چلا گیا' جہاں اس کے دو یا ایک روزہ کم ہوگیا تو عید تو ان کے ساتھ کرے اور افطار بھی مگر عید کے بعد اپنے ملک کے اعتبار سے بقیہ روزوں کی قضا کرنا ضروری ہے۔

☆ اگر ایک آدمی نے خود چاند دیکھا اس نے چاند دیکھنے کی شہادت دی لیکن نصاب شہادت نہ ہونے کی وجہ سے شہادت مسترد کردی گئی تو چاند دیکھنے والے پر روزہ ضروری ہے اگر افطار کیا ہے تو قضا ضروری ہے کفارہ نہیں۔

☆ اگر اس کے برعکس وہ آدمی کسی ایسے ملک میں چلا جائے جہاں اس کے تیس روزے پورے ہوگئے لیکن دوسرے ملک میں ابھی تک ۲۸ یا ۲۹ روزے ہیں تو تیس روزے کے بعد اس شخص کو اختیار ہوگا چاہے روزہ ان کی مطابقت میں رکھے یا نہ رکھے' رکھنا افضل ہے' نفل ہوجائے گا۔

☆ قصداً ایام رمضان میں کھانے پینے سے جماع کرنے سے قضا و کفارہ دونوں لازم ہیں۔

☆ تیل یا سرمہ لگانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا لیکن کسی نے اگر تیل سرمہ استعمال کرنے کے بعد سمجھا کہ روزہ فاسد ہوگیا' اس لئے اس کے بعد عمداً کچھ کھا پی لیا تو عمداً کھانے پینے سے روزہ فاسد ہوگیا قضا و کفارہ دونوں لازم ہیں۔

متفرق مسائل

☆ جن ممالک میں چاند وقت کے مطابق نہیں آتا' وہاں کے باشندے اپنے قریبی ملک جہاں

پر سورج اور چاند کا اعتدال سے طلوع وغروب ہوتا ہے‘ ان کے حساب سے روزہ رکھیں اور عید کریں۔

☆......جن ممالک میں دن بہت بڑے ہیں لوگ پورے دن بھوکے پیاسے نہیں رہ سکتے تو وہاں کے باشندے سب سے قریبی اور معتدل ملک کے حساب سے روزہ اور افطار کریں۔

☆......جن ممالک میں چھ ماہ کے بعد سورج طلوع ہوتا ہے اور چھ ماہ کے بعد غروب ہوتا ہے ان ممالک کے باشندوں پر روزے اور نماز فرض ہیں‘ البتہ یہ لوگ قریبی ملک کے اعتبار سے روزہ اور نماز ادا کریں گے یا اندازہ کر کے ہر چوبیس گھنٹے میں پانچ نمازیں اور چوبیس گھنٹے کے اندر ایک روزہ رکھیں گے بہتر اور آسانی اس میں ہے کہ قریبی ملک کا طریقہ اختیار کریں۔

☆......حکیم اور ڈاکٹر نے اگر کسی ٹی بی یا دق کے مریض کو متعدد دفعہ دوائی استعمال کرنے کا مشورہ دیا اور دوائی استعمال نہ کرنے کی صورت میں ہلاک یا ضرر کا نقصان ہونے کو کہا تو صحت یابی تک روزہ کو مؤخر کر سکتا ہے‘ صحیح ہو جانے کے بعد قضا کرے اگر صحت کی امید ختم ہو چکی ہے‘ تو مرنے سے قبل وصیت کر کے جاوے کہ فدیہ ادا کیا جائے۔

☆......سانس اور دمہ کے بیمار لوگوں کو پمپ کے ذریعہ دوائیاں استعمال کرانا پڑتی ہیں‘ ایسے لوگ صحت یابی تک روزہ ترک کریں کیونکہ پمپ یا ناک کے ذریعہ دوائی حلق میں جاتی ہے اس سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے‘ بعد میں اگر صحیح ہو جائیں تو قضا کریں ورنہ فدیہ دینے کی وصیت کر جائیں۔

☆......حقہ‘ پان‘ نسوار ہر ایسی چیز جو کسی مقصد سے منہ میں رکھی جاتی ہے اور اس کے اثرات حلق میں چلے جاتے ہیں تو اس سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔

☆......جو شخص کسی مہلک مرض میں مبتلا ہو ڈاکٹروں اور حکیموں کے علاج سے کچھ فائدہ نہ ہوتا ہو اور روزہ رکھنے سے مرض میں اضافہ ہوتا ہو تو صحت یابی کی امید تک روزہ نہ رکھے اگر صحیح ہو جائے تو قضا کرے اگر صحت کی امید نہیں تو فدیہ ادا کر سکتا ہے۔

☆......طاعونی ٹیکہ یا کسی ٹیکے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

☆......لوبان‘ عود بتی‘ عطر و دیگر خوشبوجات کی وجہ سے روزہ فاسد نہیں ہوتا‘ البتہ لوبان اور عود بتی جلانے کے بعد اگر روزہ دار کے منہ میں دھواں داخل ہو کر حلق میں چلا گیا تو حلق میں دھواں چلے جانے سے روزہ جاتا رہے گا۔

☆......زخم سے زیادہ مقدار میں خون یا پیپ نکلنے یا خون نکلوانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا‘ البتہ روزہ دار سے خون نکالنا مکروہ ہوگا۔

☆......بے ہوش ہو جانے اور بیمار پڑ جانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا‘ البتہ دوائی اور علاج کی غرض سے روزہ توڑنا جائز ہے۔

☆......منجن‘ ٹوتھ پیسٹ/ پوڈر وغیرہ رمضان کے روزے میں استعمال کرنا حلق میں اثرات جانے کی شک کی بنا پر مکروہ ہے‘ اگر حلق میں چلا جائے تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔

☆......منہ اور دانت کی صفائی کے لئے مسواک استعمال کرنا بہتر اور سنت ہے‘ خواہ مسواک تر ہو یا خشک‘ کیونکہ حدیث سے ثابت ہے۔

☆......مصنوعی دانت اگر منہ میں لگائے تو اس کا حکم اصل دانت کا ہو جاتا ہے‘ لہٰذا روزہ‘ غسل اور وضو میں کچھ حرج نہیں واقع ہوگا۔

☆......اگر بواسیر کے مسے اجابت کے وقت باہر نکل آئیں اور آبدست کرنے کے بعد دوبارہ اس کو چڑھانے کی ضرورت ہو تو چڑھانے سے پہلے اسے خشک کر لیا جائے‘ ورنہ اندر پانی داخل ہو جانے کی وجہ سے روزہ فاسد ہونے کا اندیشہ رہتا ہے‘ البتہ مسہ کو خشک کرنے میں اگر مزید بیماری کا اندیشہ ہو تو خشک نہ کیا جائے‘ اندر پانی جانے کا شبہ تو رہتا ہے یقین یا ظن غالب نہیں‘ اس لئے شبہ کا اعتبار نہ کیا جائے۔

☆......شیخ فانی یا ضعیف العمری یا مرض کی بنا پر اگر روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو ہر روزہ کے بدلے میں پونے دو سیر گندم یا اس کی قیمت ادا کرے۔

☆......فدیہ رمضان داخل ہونے کے بعد یک وقت پورا رمضان کا متفرق طور پر ایک فقیر کو یا کئی کو یک وقت دینا جائز ہے۔ ☆☆

ہر طالب علم کو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی طرح بننا چاہیے: مولانا زاہد الراشدی

گوجرانوالہ (مولانا محمد عارف) پاکستان شریعت کونسل کے سیکریٹری جنرل مولانا ابوعمار زاہد الراشدی مدظلہ نے کہا ہے کہ طالب علم کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرح کا طالب علم بننا چاہیے جو ہر وقت دربار رسالت میں حصول علم کے لئے سرگرداں رہتے تھے‘ جن سے بڑا امت مسلمہ میں کوئی فقیہ اور محدث پیدا نہیں ہوا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ہچیز کالونی گوجرانوالہ میں پندرہ روزہ ختم نبوت کورس کے افتتاح کے موقع پر کیا۔ جس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی نائب امیر مولانا قاری منیر احمد قادری نے کی اس موقع پر جمعیت اہلسنت والجماعت کے رابطہ سیکریٹری مفتی محمد نعمان‘ مجلس ختم نبوت کے راہنما سید احمد حسین زید اور حافظ سہیل اشفاق نے بھی خطاب کیا۔

زکوٰۃ کے شرعی احکام

مولانا محمد زکریا مدنی

زکوٰۃ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے۔ کلام الٰہی میں بتیس مقامات پر نماز کے حکم کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم موجود ہے۔
(فتاویٰ شامی ص:۲، ج:۳، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

۲ ہجری رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت سے قبل زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم شریعت میں وارد ہوا ہے۔ (الدر المختار ایضاً)

شریعت میں زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔ حدیث پاک میں ہے: جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی تو روز قیامت اس کا مال بڑا زہریلا گنجا سانپ بنا دیا جائے گا اور وہ اس کی گردن پر لپٹ جائے گا، پھر اس کے دونوں جبڑے نوچے گا اور کہے گا: میں ہی تیرا مال ہوں، میں ہی تیرا خزانہ ہوں۔
(صحیح بخاری، تسہیل بہشتی زیور، ص:۲۹۳)

مسئلہ: جس عاقل، بالغ مسلمان شخص کے پاس نصاب کے بقدر مال ہو اور اس پر سال گزر جائے تو اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہے۔

مسئلہ: درج ذیل چھ اشیاء پر زکوٰۃ فرض ہے:

۱:...سونا: جبکہ ساڑھے سات تولہ (87.479 گرام) یا اس سے زیادہ ہو۔

۲:...چاندی: جبکہ ساڑھے باون تولہ (612.35 گرام) یا اس سے زیادہ ہو۔

۳:...روپیہ، پیسہ، مال تجارت جبکہ اس کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی (612.35 گرام) کے برابر ہو۔

۴:...اگر کسی کے پاس کچھ سونا کچھ چاندی ہے یا سونے کے ساتھ کچھ نقد روپیہ ہے تو اگر ان کی مجموعی مالیت ساڑھے باون تولہ (612.35 گرام) چاندی کے برابر ہو تو اس پر بھی زکوٰۃ فرض ہے، مثلاً ایک عورت کے پاس ایک تولہ سونا اور ایک تولہ چاندی ہے اور آج رجب ۱۴۳۳ھ کی موجودہ قیمت کے اعتبار سے دونوں کی مجموعی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہے لہٰذا اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ اس طرح ایک تولہ سونا ہو اور اس کے ساتھ انگوٹھی وغیرہ اور دونوں کی مجموعی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کو پہنچ جائیں تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

۵:...چرنے والے مویشی: اونٹ، گائے، بھینس، بکریوں وغیرہ پر بھی زکوٰۃ فرض ہے، ان سب کے الگ الگ نصاب ہیں۔

۶:...عشری: زمین کی پیداوار پر بھی عشر (مال کا دسواں حصہ) دینا فرض ہے۔ البتہ اگر پانی قیمتاً دیا جاتا ہو تو بیسواں حصہ واجب ہے۔
(آپ کے مسائل اور ان کا حل، ۳/۳۵۴)

مسئلہ: جو زیور عورت کے استعمال میں ہوں ان زیوروں پر بھی زکوٰۃ واجب ہے، زیور کے نگ (اور ڈوری وغیرہ) کو وزن میں شمار نہ کیا جائے۔
(ص:۳۶۵، ایضاً)

مسئلہ: جو زیور بچی کو دے دیا گیا اور صراحتاً زبان سے یا تحریر میں یا کسی اور طریقے سے اس کو اس کا مالک بنادیا گیا تو یہ زیور بچی کی ملکیت ہوگی اور اگر وہ بچی بالغ ہے تو اس پر زکوٰۃ لازم نہیں، البتہ جو لڑکی شرعی طور پر بالغ ہو اور اس کے پاس زیور اور مزید نقدی ملا کر نصاب کے بقدر ہو تو سال گزرنے پر اس کی زکوٰۃ دینا لازم ہوگی۔

والدین کو چاہئے کہ زیور، نقدی، جو اپنی بچی کے لئے علیحدہ کرکے رکھا جاتا ہے اس میں وضاحت کردیں کہ وہ والد/والدہ کی ملکیت ہے یا اس بچی کو مالک بنادیا گیا ہے۔

> ’’جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی تو روزِ قیامت اس کا مال بڑا زہریلا گنجا سانپ بنادیا جائے گا اور وہ اس کی گردن پر لپٹ جائے گا، پھر اس کے دونوں جبڑے نوچے گا اور کہے گا: میں ہی تیرا مال ہوں، میں ہی تیرا خزانہ ہوں۔‘‘

مسئلہ: زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے رمضان کے مہینے کا انتظار نہیں کرنا چاہئے بلکہ جس مہینے میں زکوٰۃ واجب ہوئی، سال کے گزرنے کے بعد اس مہینے میں زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے۔

مسئلہ: زکوٰۃ دیتے وقت دل میں زکوٰۃ کی نیت کرنی ضروری ہے یا زکوٰۃ کے لئے رقم علیحدہ کرتے وقت نیت کرلے کہ یہ رقم زکوٰۃ کی ہے، پھر چاہے دیتے وقت نیت نہ ہو تو بھی صحیح ہے۔ (تسہیل بہشتی زیور، ص:۳۰۶)

مسئلہ: اگر زکوٰۃ کے روپے (علیحدہ کئے ہوئے) ہمارے پاس گھر پر رکھے ہیں گھر کے باہر کوئی ضرورت مند مل جائے ہم جیب کے پیسوں میں سے کچھ رقم دے دیں اور (دینے سے پہلے نیت کرلیں کہ) اتنے پیسے ہم گھر آکر زکوٰۃ کے پیسوں میں سے لے لیں گے تو اس طرح زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل، ص:۳۰۷-۳)

مسئلہ: زکوٰۃ دیتے وقت یہ بتانا ضروری نہیں کہ یہ زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ ادا کرتے وقت زکوٰۃ کی نیت کرلی جائے اور ہدیہ یا تحفہ کا عنوان دے دیا جائے تو زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔ (ایضاً، ص:۳۰۷)

مسئلہ: زمین، مکان، کار، اسکوٹر کی مالیت پر زکوٰۃ واجب نہیں، ان پر زکوٰۃ صرف اس وقت واجب ہوگی جب انہیں خالص تجارت کی غرض سے خریدا گیا ہو اور اپنی ملکیت میں لاتے وقت ہی تجارت کی نیت ہو، یہاں تک کہ اگر زمین کو محض لے ڈالنے کے لئے خریدا اور دل میں یہ خیال تھا کہ اگر کچھ نفع بخش ہوا تو اسے فروخت بھی کردیں گے، تب بھی اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ (فتاویٰ عثمانی، ۲/۴۱)

مسئلہ: جو زیور اہلیہ کے روزمرہ اور تقریبات کے موقع پر استعمال ہوں اس پر ہر سال زکوٰۃ فرض ہے اور جس روز زکوٰۃ ادا کی جارہی ہے اس روز سونے کی بازاری قیمت پر ڈھائی فیصد زکوٰۃ نکالنی چاہئے بشرطیکہ وہ زیور نصاب تک پہنچتا ہو۔ (ایضاً، ص:۴۵)

مسئلہ: زکوٰۃ کی ادائیگی کے وقت یہ بھی دیکھ لیں کہ جو سونا موجود ہے، اس میں کتنا سونا ۲۴ کیرٹ کا ہے اور کتنا سونا ۲۲ کیرٹ کا، اس کی مالیت کے حساب سے زکوٰۃ لازم ہوگی۔

مسئلہ: زکوٰۃ کا وجوب قمری سال سے ہوتا ہے (فتاویٰ عثمانی، ص:۶۷)

مسئلہ: عہد رسالت اور عہد صحابہ اور بزرگانِ دین کے زمانہ میں قمری سال ہی کے مطابق زکوٰۃ کا حساب ہوتا رہا ہے اور اس پر امت کا اجماع ہے جو صاحب شمسی سال سے زکوٰۃ کا حساب کرنے کے قائل ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں۔ (فتاویٰ عثمانی، ص:۷۹)

مسئلہ: اگر کمپنی کا کاروبار جائز ہو تو اس کمپنی کے حصص (شیئرز) خریدے جاسکتے ہیں اور ان حصص کی قیمت پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ (ایضاً، ص:۶۱)

مسئلہ: اگر فقیر کو دیتے وقت زکوٰۃ دینے کی نیت نہیں کی تو جب تک وہ رقم فقیر کے پاس ہے اس وقت تک نیت کرلینا درست ہوگا، البتہ جب فقیر نے خرچ کرڈالا تو اس کے بعد نیت کرنے کا اعتبار نہیں۔ (ص:۳۰۶، تسہیل بہشتی زیور)

مسئلہ: کسی کے پاس پانچ دس مکان ہیں، جن کو کرایہ پر چلاتا ہے اور اس کی آمدنی سے گزارا کرتا ہے یا ایک آدھ گاؤں ہے جس کی آمدنی آتی ہے لیکن بال بچے اور گھر میں کھانے والے اتنے زیادہ ہیں کہ اچھی طرح گزارا نہیں ہوتا تنگی رہتی ہے اور اس کے پاس کوئی ایسا مال بھی نہیں جس میں زکوٰۃ واجب ہو تو ایسے شخص کو زکوٰۃ دینا درست ہے۔ (تسہیل بہشتی زیور، ص:۳۱۲)

مسئلہ: زکوٰۃ کی رقم کافر، ذمی کو دینا درست نہیں، مسلمان ہی کو دے۔ (ص:۳۱۳، ایضاً) لہٰذا گھر میں کام کرنے والے اور کام کرنے والیاں، ہسپتال اور رفاہی اداروں میں کام کرنے والے افراد میں چھان بین ضروری ہے کہ ان میں بہت سے غیر مسلم بھی ہوتے ہیں۔

مسئلہ: سیدوں و علویوں کو زکوٰۃ دینا، نیز صدقہ واجبہ، نذر، کفارہ، عشر، صدقۂ فطر دینا، یہ سب چیزیں ان کو دینا ناجائز ہیں۔ (ایضاً، ص:۳۱۳)

مسئلہ: ان لوگوں کو زکوٰۃ دینا ناجائز ہے: ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی، پردادا، اپنے بیٹے، بیٹیاں، پوتے، پڑپوتے، نواسے، نواسیاں، شوہر، بیوی۔ (ص:۳۱۳، تسہیل بہشتی زیور)

مسئلہ: قدرتی آفات، سیلاب زدگان وغیرہ میں لوگوں کی امداد زکوٰۃ کی مد سے کرنا صحیح ہے، بشرطیکہ ظن غالب ہو کہ وہ لوگ مستحق زکوٰۃ ہیں، یعنی نصاب کے برابر ان کے پاس کوئی چیز نہیں۔ نیز ان لوگوں کو ان زکوٰۃ کی رقوم اور اشیاء کا مالک بنادیا جائے۔ (نیز یہ لوگ صحیح العقیدہ مسلمان ہوں)۔ (ص:۳۱۵، تسہیل بہشتی زیور)

☆☆ ☆☆

زکوٰۃ دیتے وقت یہ بتانا ضروری نہیں کہ یہ زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ ادا کرتے وقت زکوٰۃ کی نیت کرلی جائے اور ہدیہ یا تحفہ کا عنوان دے دیا جائے تو زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔

ان لوگوں کو زکوٰۃ دینا ناجائز ہے: ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی، پردادا، اپنے بیٹے، بیٹیاں، پوتے، پڑپوتے، نواسے، نواسیاں، شوہر، بیوی۔

مسواک! ایک اہم سنت رسول ﷺ

مولانا محمد شریف احمد مظاہری

اللہ پاک نے ہماری ہدایت وراہنمائی کے لئے انبیاء ورسل اور کتب سماویہ کا سلسلۃ الذہب حضرت آدم علیہ السلام سے شروع فرما کر ہمارے محبوب فداہ ابی وامی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید پر ختم فرمادیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی آیات ”لتبین للناس“ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے مکمل تفسیر وتشریح فرمانے کے ساتھ ”ما اتٰکم الرسول فخذوہ“ کے تحت دین وشریعت کی اور بھی بہت سی باتیں بتلائی ہیں جن پر عمل کرنے سے ایک انسان فلاح دارین وشفاعت کا مستحق ہوسکتا ہے اور اتباع سنت کی ترغیب دی کہ: ”علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین۔“ (مشکوٰۃ)

”تم پر میری اور میرے تربیت یافتہ صحابہ خلفائے راشدینؓ کی سنت کو مضبوط تھامنا ضروری ہے۔“ اور سنتوں کو رواج دینے کی بڑی فضیلت بیان فرمائی کہ: ”من احیاء سنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شھید۔“ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: ”جو فساد امت کے زمانے میں ایک سنت زندہ کرے گا اس کو سو شہیدوں کا ثواب دیا جائے گا۔“

ایک شہید خدا کے لئے خلوص سے جان دینے والے کا اتنا ثواب ہے کہ اس کے جسم کے خون کا قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ (الحدیث)

فی زمانہ اہم سنتوں میں ایک خاص، بلکہ بہت اہم سنت مسواک سے عام طور پر جو لاپرواہی و بے اعتنائی برتی جارہی ہے، اس کو احیاء سنت کی نیت سے لوگوں کو ترغیب دلانے کی غرض سے فضائل مسواک والی چند احادیث کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار چیزیں پیغمبروں کی سنتوں میں سے ہیں: (۱) حیاء، (۲) خوشبو، (۳) نکاح، (۴) مسواک۔ (ترمذی شریف)

گویا ان سنتوں پر عمل کرنا سب نبیوں کی سنتوں کو زندہ کرنا ہے۔

☆...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ میری امت مشقت میں پڑجائے گی تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔“ (مسلم شریف)

☆...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسواک منہ کو صاف کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔ (نسائی شریف)

اس وقت تو سبھی اطباء وحکما کا مشورہ ہے کہ مسواک منہ کو بالکل صاف کرنے کے ساتھ بدبو وغیرہ سے روکتی ہے، ہاضمہ کے نظام کو درست کرتی ہے، بلغم، صفراء وغیرہ کو دور کرتی ہے۔

☆...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسواک کرکے دو رکعتیں پڑھنا بغیر مسواک کے ۷۰ رکعتیں پڑھنے سے افضل ہے۔“ (رواہ البزار مجمع الزوائد)

ہمارے پاس پاکٹ کے لئے جگہ ہے، سیل فون کے لئے جگہ ہے، پین کے لئے جگہ ہے، گاڑی کی چابیوں کے لئے جگہ ہے، دستی گھڑی کے لئے بھی جگہ ہے، اگر نہیں ہے تو ایک بالشت کی مسواک کے لئے جگہ نہیں ہے۔ وا أسفاہ۔

☆...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک لمبی روایت ہے کہ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس چیزیں انبیاء علیہم السلام کی سنتوں میں سے ہیں اور اس میں اہمیت کے ساتھ مسواک کو شمار فرمایا ہے۔ (مسلم شریف)

☆...... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بھی جبرئیل میرے پاس آئے مجھے مسواک کرنے کی تاکید کی، یہاں تک کہ مجھے اندیشہ ہونے لگا کہ مسواک زیادہ کرنے کی وجہ سے میں اپنے مسوڑھوں کو چھیل نہ ڈالوں۔“ (مسند احمد)

اللہ اکبر کبیراً... مسواک کی اتنی تاکید بتلاتی ہے کہ فرشتوں سے ملاقات کے لئے مسواک ضروری ہے اور مخلوقات سماویہ ملائکہ مقربین کی پسندیدہ چیز ہے، بلکہ پچھلی حدیث میں گزر چکا ہے کہ رب العالمین

کی بھی پسندیدہ چیز ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دن یا رات میں جب سو کر اٹھتے، وضو کرنے سے قبل مسواک فرماتے۔ (ابوداؤد) اس سے اندازہ لگایئے کہ مسواک صرف نمازوں کے اوقات میں کئے جانے والے وضو کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ دن رات میں جب بھی وضو کرے مسواک کرنی چاہئے۔

☆...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب بندہ مسواک کر کے نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے اور اس کی تلاوت خوب دھیان سے سنتا ہے، پھر اس کے بہت قریب آجاتا ہے یہاں تک کہ اس کے منہ پر اپنا منہ رکھ دیتا ہے اور قرآن کریم کا جو لفظ اس نمازی کے منہ سے نکلتا ہے سیدھا فرشتہ کے پیٹ میں پہنچتا ہے (اور اس طرح فرشتوں کا محبوب بن جاتا ہے) اس لئے تم اپنے منہ قرآن کریم کی تلاوت کے لئے صاف ستھرے رکھو یعنی مسواک کا اہتمام کرو۔"
(رواہ البزار، مجمع الزوائد)

☆...... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کے لئے اٹھتے تو مسواک سے اپنے منہ کو اچھی طرح رگڑ کر صاف کرتے۔ (مسلم شریف)

☆...... حضرت شریح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں تشریف لاتے تو سب سے پہلے کیا کام کرتے؟ انہوں نے فرمایا: سب سے پہلے آپ مسواک کرتے تھے۔ (مسلم) ہم اپنے بارے میں غور کریں کہ ہم کس سے ابتدا کرتے ہیں؟

☆...... حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر سے کسی نماز کے لئے اس وقت تک نہیں نکلتے تھے جب تک مسواک نہ فرما لیتے۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

☆...... حضرت ابو خیرہ صباحی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس وفد میں شامل تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پیلو کے درخت کی لکڑیاں مسواک کرنے کے لئے تحفہ میں دیں، ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس مسواک کے لئے کھجور کے درخت کی ٹہنیاں موجود ہیں، لیکن ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اکرام اور عطیہ کو قبول کرتے ہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کھجور، نیم وغیرہ لکڑیوں کو بھی مسواک کے لئے استعمال کر سکتے ہیں، لیکن بہتر زیتون اور پیلو کے درخت کی ہے، آج کل پیلو کی مسواک رائج ہے، اس سے یہ بات بھی سمجھ میں آتی ہے کہ مسواک کا ہدیہ لیتے دیتے رہنا چاہئے۔

☆...... حضرت عطا ابن ابی رباح سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابتدا میں مسواک کی لمبائی ایک بالشت ہونی چاہئے، لیکن بعد میں کم ہو جانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (سنن کبریٰ ۱/۴۰)

☆...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مسواک پکڑنے کا مسنون طریقہ مروی ہے کہ مسواک دائیں ہاتھ میں اس طرح پکڑی جائے کہ انگوٹھا اور چھوٹی انگلی مسواک کے نیچے اور باقی انگلیاں اوپر ہوں۔

☆...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کانوں پر مسواک رکھتے اور ہر نماز کے وقت مسواک کرتے تھے۔ (بذل المجہود ۱/۳۰)

• ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ مسواک میں ستر فوائد ہیں، ان میں سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس کی برکت سے موت کے وقت کلمہ یاد آجاتا ہے، اس کے برعکس افیون میں ستر نقصانات ہیں، ان میں سے کم تر نقصان یہ ہے کہ موت کے وقت کلمہ یاد نہیں آتا۔ (مرقاۃ المفاتیح ۲/۳۰)

مسواک کے اخروی فوائد:

☆...... رب کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔
☆...... فرشتے اس سے خوش ہوتے ہیں۔
☆...... اتباع نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔
☆...... نماز کے ثواب کو بڑھاتی ہے۔
☆...... شیطانی وسوسے دور ہو جاتے ہیں۔
☆...... قبر میں مونس ہے۔
☆...... اس کی برکت سے قبر وسیع ہو جاتی ہے۔
☆...... موت کے وقت کلمہ یاد دلاتی ہے۔
☆...... جسم سے روح سہولت سے نکلتی ہے۔
☆...... فرشتے مصافحہ کرتے ہیں۔
☆...... قلب کی پاکیزگی ہوتی ہے۔
☆...... مسواک کرنے والے کے لئے حاملین عرش استغفار کرتے ہیں۔
☆...... مسواک کرنے والے کے لئے انبیاء علیہم السلام بھی استغفار کرتے ہیں۔
☆...... مسواک کے ساتھ وضو کر کے نماز کو جائیں فرشتے پیچھے چلتے ہیں۔
☆...... شیطان اس کی وجہ سے دور اور ناخوش ہوتا ہے۔
☆...... مسواک کا اہتمام کرنے والا پل صراط سے بجلی کی طرح گزرے گا۔
☆...... اطاعت خداوندی پر ہمت اور قوت نصیب ہوتی ہے۔
☆...... نزع میں جلدی ہوتی ہے۔

☆...... جنت کے دروازے اس کے لئے کھل جاتے ہیں۔

☆...... دوزخ کے دروازے اس پر بند کردیئے جاتے ہیں۔

☆...... ملک الموت اس کی روح نکالنے کے لئے اسی صورت میں آتے ہیں جس طرح انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ کے پاس آتے ہیں۔

☆...... دنیا سے رخصت ہوتے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض کوثر کی رحیق مختوم پینے کا شرف حاصل ہوتا ہے۔

مسواک کے دنیوی فوائد:

☆...... منہ کی پاکیزگی۔

☆...... موت کے علاوہ ہر مرض کی شفا۔

☆...... نگاہ کی روشنی بڑھاتی ہے۔

☆...... مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے۔

☆...... بلغم کو دور کرتی ہے۔

☆...... جسم کو تندرست رکھتی ہے۔

☆...... حافظہ کو قوی کرتی ہے۔

☆...... بال اگاتی ہے۔

☆...... جسم کا رنگ نکھارتی ہے۔

☆...... اس پر مداومت سے غربت دور ہوتی ہے۔

☆...... زبان کی فصاحت ودانش بڑھتی ہے۔

☆...... کھانا ہضم کرتی ہے۔

☆...... منی افزائش ہوتی ہے۔

☆...... بڑھاپا جلدی آنے نہیں دیتی۔

☆...... کمر کو قوی کرتی ہے۔

☆...... عقل کو تیز کرتی ہے۔

☆...... چہرہ کو بارونق بناتی ہے۔

☆...... دردسر کو دور کرتی ہے۔

☆...... فاضل رطوبات کا ازالہ و اخراج کردیتی ہے۔

☆...... داڑھ کے درد کو دفع کرتی ہے۔

☆...... دانتوں کو چمکدار بناتی ہے۔

☆...... اس کی برکت سے حصول رضا میں آسانی ہوتی ہے۔

☆...... کثرت اولاد کا باعث ہے۔

قضائے حوائج میں سہولت اور مدد دیتی ہے۔

(بحوالہ انوار الباری،۱۸۹/۶-۱۰۹)

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو دیگر سنتوں کے ساتھ مسواک کی سنت کو بھی زندہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نقش قدم نبی ﷺ کے ہیں جنت کے راستے
اللہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

☆☆......☆☆

ختم نبوت کانفرنس، ملکوال

منڈی بہاؤالدین (مولانا محمد قاسم) پھالیہ میں تاریخی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی کے بعد اب ۲۱ر جون بروز جمعرات بعد نماز مغرب میلاد چوک ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، پنڈال کو بہت ہی خوبصورت بینروں اور پینافلیکسوں سے سجایا گیا۔ عوام بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئی، کانفرنس کا آغاز مغرب کے فوراً بعد ہوا۔ تلاوت کلام پاک حافظ محمد ادریس نے کی، نعت رسول مقبول امین برادران نے پیش کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض قاری عبدالواحد امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منڈی بہاؤالدین اور مولانا محمد قاسم مبلغ ختم نبوت منڈی بہاؤالدین وگجرات نے ادا کئے۔ پہلا بیان حضرت مولانا محمد الیاس گھمن نے کیا۔ دوسرا بیان مولانا نور محمد ہزاروی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کا ہوا، اس کے بعد محمد شفیق ملتانی نے نعت پڑھی۔ تیسرا بیان مولانا محمد عمر عثمانی مرکزی راہنما جمعیت علماء اہلسنت ضلع گجرات کا ہوا، اسی طرح چوتھا بیان مجاہد ختم نبوت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب کا ہوا، اس کے بعد امین برادران نے نعت پیش کی، پھر پانچواں بیان مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا ہوا۔ چھٹا بیان جمعیت علماء اسلام کے مرکزی راہنما سرحد اسمبلی میں ڈپٹی اپوزیشن لیڈر، مولانا مفتی کفایت اللہ کا ہوا، اس کے بعد قراردادیں مفتی صفدر علی خطیب مہاجرین مسجد پھالیہ نے پیش کیں، چوہدری عبدالغفار گوندل ایڈووکیٹ نے بھی مختصر بیان کیا۔ آخری بیان خطیب اہلسنت حضرت مولانا محمد عالم طارق کا ہوا اور اختتامی دعا بھی کی، یوں یہ کانفرنس رات ڈیڑھ بجے ختم ہوئی۔ تمام مقررین نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت وصورت اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور ردقادیانیت پر بہت ہی مدلل اور مفصل بیانات کئے اور عوام الناس سے پُرزور مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی مصنوعات مثلاً شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین، ذائقہ گھی اور شیزان کی تمام مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں، اس کے علاوہ بھی قادیانیوں سے مکمل سوشل بائیکاٹ کریں، کیونکہ ہر قادیانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ ہے۔ ان سے بائیکاٹ کرنا یہ ایمانی غیرت کا تقاضا ہے۔ کانفرنس کے لئے خصوصی محنت ملکوال کے نوجوان علماء نے کی جن میں مولانا محمد اکرام اللہ، مولانا نعیم اختر نعمانی، قاری عمر فاروقی، مولانا قاری ایاز الحق شامل ہیں، اس کے علاوہ جامع مسجد بزم توحید کی انتظامیہ اور شہر کے تمام علماء اور شہر کی تاجر برادری اور سیاسی شخصیات سمیت سرکاری انتظامیہ نے بہت ہی تعاون کیا اور مولانا خالد عابد مبلغ ختم نبوت سرگودھا اور خالد انور جو کہ میلاد چوک ملکوال کے ذمہ دار ہیں انہوں نے بھی خصوصی تعاون کیا اور مولانا عزیز الرحمن خورشید نے مکمل سرپرستی کی اور مفید مشوروں سے نوازتے رہے۔ کانفرنس میں ہریا، رکن، گوجرہ، بوسال، میانہ گوندل، ۴۶ چک، منڈی بہاؤالدین شہر، پھالیہ، گجرات، چھنس وال، غریب وال، پانڈو وال، رتو کالا، قمیاری، واڑہ عالم شاہ اور دوسرے علاقوں سے علماء اور عوام الناس نے بھرپور شرکت کی۔

روح افزا اور کیا چاہیے!
ہر موسم کا مشروب
ROOH AFZA
ہمدرد
Brands
Award
2011
Pakistan Standards

بُرائی کے راستے سے راہِ حق پر

محمد فاروق

بھائی عبدالرحیم جیوفری' ویکنان (لندن) میں پیدا ہوئے۔ اگرچہ ان کے کنبے کا تعلق عیسائی مذہب سے تھا' مگر عیسائی مذہب سے ان کو کوئی خاص لگاؤ یا نسبت نہ تھی۔ دشوار گزار بچپن کے بعد ان کی خاندانی یگانگت بالکل بکھر کر رہ گئی تھی۔ اسکول کو انہوں نے خیرباد کہہ دیا اور سولہ سال کی عمر سے ہی وہ ملازمت کرنے لگے۔ غلط صحبتوں نے انہیں شراب کا عادی بنا دیا اور اس عادت بد کی وجہ سے وہ نوکری سے نکال دیئے گئے۔ ملازمت سے فراغت کے بعد وہ بالکل قلاش ہوگئے' شراب کی لت ایسی لگی تھی کہ دوبارہ سے خانوں میں گم ہوگئے۔

اسی دوران ان کی ملاقات ایسی شریف النفس خواتین سے ہوئی' جو دین اسلام کو ان لوگوں سے متعارف کرا رہی تھیں جو دین اسلام سے ناواقف تھے وہ اسلام سے متعارف ہوئے اور انہوں نے اسلام قبول کرلیا' اسی طرح ایک نئی اسلامی زندگی کی شروعات ہوئی' حیرت انگیز طور پر تبدیلی مذہب کے بعد ان کے شراب پینے کا جنون ختم ہوگیا' وہ موجودہ زندگی سے بہت خوش ہیں' وہ راہ راست پر چل رہے ہیں' اسلام کی غلامی کا طوق گلے میں ڈالنے کے بعد ان کی زندگی کی کایا پلٹتی چلی گئی۔ عبدالرحیم شادی شدہ ہیں اور ماشاءاللہ ان کے دو بیٹے ہیں' وہ لکھتے ہیں:

"مجھے اجازت دیجئے کہ میں اسلام سے قبل کے واقعات سے متعلق چند جملے آپ کے سامنے بیان کروں؟ میں تنہا تھا اور شراب نوشی جیسے بد فعل میں مبتلا تھا' میرے سامنے مذہب کی حیثیت محض ایک مذاق تھی' میں نے شراب کی خاطر اپنے تمام مال و اسباب کو فروخت کردیا تھا اور رات گزارنے کے لئے کسی قدر ٹوٹے پھوٹے فلیٹ میں رہائش پذیر تھا۔

یہ ستمبر ۱۹۸۸ء کی بات ہے' میں غفلت کی نیند سو رہا تھا' دماغ کی رگ پھڑک رہی تھی اور جسم میں شورش برپا تھی' مجھے اس کا کافی تجربہ رہا ہے' میں نے خودکلامی کی اور کہا کہ ابھی وقت ہے اور پھر میں بے خبری کی زندگی گزارنے سے رک گیا اور کچھ کرنے کا سوچا' پھر میں نے اپنے حالات کو بہتر بنانے کے لئے دوبارہ نوکری کرلی' میں اس وقت بالکل ایسے ہی تھا جیسے جہنم میں رہ رہا ہوں۔

دوران ملازمت میری ملاقات ایک ایسی نوجوان خاتون سے ہوئی جو مذہب پر سروے کررہی تھی' جب وہ میرے پاس آئی اور چند سوالات کے جوابات طلب کئے' تو میں نے اس اجنبی خاتون سے جلدی جان چھڑانا چاہی' خاتون نے مجھ سے دریافت کیا کہ آپ کا عقیدہ کیا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ میں اس پر ایمان رکھتا ہوں جو مجھ سے زیادہ قوت رکھتا ہو' اس نے میرے جواب میں دلچسپی لی اور پھر مجھے مذہب کے حوالے سے کریدنا شروع کردیا' تب ہی میں نے اس خاتون سے سوال شروع کیا کہ وہ کس عقیدے کی پیروکار ہے؟ اس کا بس ایک ہی جواب تھا' اللہ اور اس کا دین اسلام!

میں اس کے اس جواب سے بالکل چکرا کر رہ گیا تھا' پھر میں نے پے در پے کئی سوالات کرڈالے یہاں تک کہ وہ ان سوالوں کے جواب دینے سے قاصر رہی۔

یہ بات بالکل طے تھی کہ وہ میرے سوالات کے جوابات دینے کی خاطر مجھے مسجد لے جانا چاہ رہی تھی' بہرحال میں اس کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا اور وہ مسجد کے باہر میرا انتظار کرتی رہی' ایک عجیب سا ماحول تھا' میں خود کو بالکل اجنبی محسوس کرتا تھا اور پہلی بار

ختم نبوت کانفرنس عمرکوٹ

عمرکوٹ..... چھور اسٹیشن سے ۵۰ کلومیٹر دور تھر میں گاؤں داتوریو میں ایک ختم نبوت پروگرام منعقد کیا گیا' جس میں مولانا مفتی حفیظ الرحمن تنڈو آدم نے لوگوں میں عقیدۂ ختم نبوت کے حوالے سے تفصیلی بیان کیا۔ مولانا مختار احمد (مبلغ ختم نبوت تھرپارکر) نے "آقا علیہ السلام سے محبت اور آپ کے دشمن سے نفرت کیوں ضروری ہے" کے موضوع پر تفصیلی تقریر کی اور عوام کو محبت رسول کے تقاضوں سے آگاہ کیا۔ اسی طرح زکریا مسجد عمرکوٹ میں مبلغ ختم نبوت نے مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات و کردار پر بیان کیا اور سندھی لٹریچر "عشق مصطفی اساں جو ذمہ داریاں" تقسیم کیا۔ یکم شعبان بعد نماز عشاء اللہ چوک عمرکوٹ میں ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مولانا عبدالرحمن جمالی، مولانا محمد یعقوب، مولانا محمد ہاشم اور مولانا صبغت اللہ جوگی نے خطاب کیا' مبلغ ختم نبوت عمرکوٹ نے عمرکوٹ میں قادیانیوں کی نشاندہی کی اور عقیدۂ ختم نبوت پر تفصیلی بیان کیا۔

پرسکون بھی‘ اس لذت کو جو میں محسوس کررہا تھا‘ وہ ناقابل بیان ہے‘ وہ بہت انوکھا مزہ تھا‘ میری تمام پریشانیوں کا بوجھ میرے کندھوں سے اتر چکا تھا‘ بہرحال میں ایک گھنٹے کے بعد یوں ہی ٹہلتا ہوا مسجد سے باہر آیا‘ بحیثیت ایک مسلمان کے زبان سے تو اقرار نہیں کیا تھا‘ مگر باطنی طور پر میں مسلمان ہوچکا تھا۔

وہ عورت جو مجھے میرے سوالات کے جوابات کے لئے یہاں لائی تھی‘ اس کے جوابات سے قبل ہی مجھے میرے سوالوں کے جوابات مل چکے تھے‘ میں نے اسے اپنے قبول اسلام کا بتایا تو پہلی مرتبہ میں تو وہ یقین ہی نہ کرسکی کہ میں اسلام کو گلے لگا چکا ہوں۔ اللہ پاک اس مہربان اور پاک دامن عورت کو جزائے خیر دے! کہ اس نے اسلام کی روشنی سے میری معاونت کی‘ میں نے شراب نوشی کی عادت کو ترک کردیا‘ دو ماہ کے اندر میں باطنی طور پر مضبوط ہوگیا اور پھر میں نے اسی خاتون سے نکاح کرلیا‘ جس نے مجھے صراط مستقیم دکھائی تھی‘ اللہ کے فضل وکرم سے میرے دو بیٹے ہیں اور ان دونوں بچوں نے مجھے ایک نئی زندگی دی ہے‘ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ شروع شروع میں یہ سب کچھ میرے لئے بہت مشکل تھا‘ مگر الحمدللہ! اب پانچوں وقت کی نماز اور رمضان کے روزے اور دیگر ارکان اسلام بھی ادا کرتا ہوں گو کہ عبادات مجھے بہت گراں گزرری تھیں‘ تاہم قرآن کے مطالعے کے بعد اور دیگر اسلامی بہنوں اور بھائیوں سے ملاقات سے اب میری زندگی کی گاڑی صحیح ڈگر پر چل رہی ہے۔ عبادت کرنا اب مشکل نہیں لگتا‘ بلکہ اب ساری چیزیں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر آسان فرمادی ہیں۔

میں ایک سفید فام شخص ہوں اور میری اہلیہ ایشیائی خاتون ہیں‘ جو میرے خاندان والوں کے لئے ناچاقی کا بہت بڑا سبب ہے۔ میرے خاندان والوں کو اس بات کا علم ہوگیا کہ میں اپنا مذہب بدل چکا ہوں اور خاندانی نام بھی‘ میرے اس عمل سے میرے خاندان والوں کو بڑی تکلیف پہنچی‘ میری ماں مجھے اب بھی پرانے نام سے ہی پکارتی ہے‘ چونکہ اسلامی تعلیمات نے مجھے والدین کے احترام کا سبق سکھایا ہے‘ اس لئے میں اپنی ماں کی عزت کرتا ہوں اور انہیں احترام کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔

اب ہم ایک دوسرے سے بہت قریب ہوگئے ہیں‘ میں اپنے خاندان والوں کے ساتھ مکمل مل گیا ہوں‘ بالکل پہلے کی طرح‘ میرے دوست ابتدا میں میرا مذاق اڑاتے تھے‘ پھر انہیں احساس ہوا کہ میں بالکل بدل گیا ہوں اور انہوں نے اس کو تسلیم کیا تو وہ میرا مذاق اڑانے کے بجائے میری تعظیم کرنے لگے۔

مجھے یوں لگا کہ میں بہت بڑے خاندان کا ایک فرد ہوں‘ میں مشکور ہوں اپنے تمام اسلامی بہنوں اور بھائیوں کا‘ جیسے جیسے آپ اللہ کی عبادت کرتے جائیں گے اور اس کی باتیں دل کی گہرائیوں اور روح کی پنہائیوں میں اترتی جائیں گی‘ اللہ آپ کو تمام تکالیف سے بچاتا رہے گا‘ اللہ تعالیٰ بہت بڑا مہربان ہے۔

میں ان تمام لوگوں کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں جو اسلام قبول کرنا چاہتے ہیں‘ مگر اپنے خاندان والوں اور دوستوں کے مذاق کے نشتر سے خوفزدہ ہیں‘ کہ وہ ان سے خوفزدہ نہ ہوں‘ کیونکہ زندگی آپ کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی زندگی گزارنے کا پورا پورا حق عطا کیا ہے‘ اللہ کی عبادت کیجئے‘ اللہ رب العزت آپ کی عبادتوں کا اجر دیں گے۔

یہ جملہ کہہ کر میں اپنی بات کو ختم کرنا چاہوں گا کہ اسلام کے فوائد اور اسلامی طرز زندگی کا کوئی بدل نہیں ہے‘ میں نے جب سے اسلام قبول کیا‘ ایک حقیقی سکون حاصل ہوا ہے‘ ایک اچھی بیوی اور دو بیٹے جن کے نام رشید اور سلیم ہیں۔ میرا پورا کنبہ نہایت امن اور سکون کے ساتھ زندگی گزار رہا ہے۔“ ☆☆☆

پھر ماہِ صیام آیا

مبارک ہو مسلمانو! کہ پھر ماہِ صیام آیا
خدا کی رحمتوں اور برکتوں کا اژدہام آیا
خدا کا شکر ہے فضل بہار جاں فزا آئی
خوشا قسمت کہ پھر سے زندگی میں یہ مقام آیا
زمانہ آگیا پھر لطف باری عام اب آیا
نصیب اپنے کو پھر سے زندگی میں یہ مقام آیا
قیامت میں یہ روزہ ڈھال ہوگا روزہ داروں کی
یہ سرمایہ بھی اپنے کیسے آڑے وقت کام آیا
ہدایت کے صحیفے سب کے سب اس ماہ میں اترے
اسی ماہِ مبارک میں کلاموں کا امام آیا
اسی میں رات ایک آئی ہزاروں ماہ سے افضل
کہ جس میں چشمہ رحمت سے بندوں کو سلام آیا
گزاری جس نے اپنی زندگی ساری اطاعت میں
اسی کے واسطے جنت سے دنیا ہی میں جام آیا
دوبارہ زندگی پائی سکون دل ہوا حاصل
زباں پر جب محمد مصطفیٰ ﷺ کا پیارا نام آیا
جو پہنچا حشر میں ثاقب فرشتے سب پکار اٹھے
محمد ﷺ کے غلاموں کے غلاموں کا غلام آیا

حضرت قاری صدیق احمد باندوی رحمۃ اللہ علیہ

قادیانی تحریریں.... ایک نظر میں!

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ تھا کہ میں بعینہٖ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں، میں نے دوسرا جنم مرزا غلام مرتضیٰ کے گھر قادیان میں لیا ہے۔ میری یہ دوسری بعثت پہلی بعثت سے بہتر ہے۔ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے قادیانی لٹریچر سے عبادت و معاملات کے بارے میں مرزا قادیانی کی تحریروں کے چند اقتباسات جمع کر کے اہل عقل و دانش کے سامنے پیش کی ہیں تاکہ اہل نظر ان پر غور فرما کر فیصلہ کریں کہ کیا سچے مدعیوں کے یہی حالات ہوتے ہیں؟۔ (ادارہ)

مرسلہ: حافظ محمد سعید لدھیانوی (۲) مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

''خاکسار عرض کرتا ہے کہ حج نہ کرنے کی تو خاص وجوہات تھیں کہ شروع میں تو آپ کے لئے مالی لحاظ سے انتظام نہیں تھا، کیونکہ ساری جائیداد وغیرہ اوائل میں ہمارے دادا صاحب کے ہاتھ میں تھی، اور بعد میں تایا صاحب کا انتظام رہا، اس کے بعد حالات ایسے پیدا ہوگئے کہ ایک تو آپ جہاد کے کام میں منہمک رہے (غالباً جہاد منسوخ کرنے کے کام میں ...ناقل) دوسرے آپ کے لئے حج کا راستہ بھی مخدوش تھا۔ تاہم آپ کی خواہش رہتی تھی کہ حج کریں۔ (تیسرے حکمتِ الٰہیہ آپ کو حج کی توفیق سے محروم رکھنا چاہتی تھی تاکہ ''مسیح'' کی ایک علامت بھی آپ پر صادق نہ آئے اور ہر عام و خاص کو معلوم ہوجائے کہ ان کا دعویٰ مسیحیت غلط ہے... ناقل)۔''

(سیرۃ المہدی، ج:۳ ص:۱۱۹)

''حضرت مرزا صاحب پر حج فرض نہ تھا، کیونکہ آپ کی صحت درست نہ تھی، ہمیشہ بیمار رہتے تھے (اور یہ قدرت کی جانب سے آپ کو حج سے روکنے کی پہلی تدبیر تھی... ناقل) حجاز کا حاکم آپ کا مخالف تھا، کیونکہ ہندوستان کے مولویوں نے مکہ معظمہ سے حضرت مرزا صاحب کے واجب القتل ہونے کے فتاویٰ منگائے تھے، اس لئے حکومت حجاز آپ کی مخالف ہوچکی تھی (اور یہ قدرت کی جانب سے مرزا صاحب کو حج سے محروم رکھنے کی دوسری تدبیر تھی... ناقل) وہاں جانے پر آپ کو جان کا خطرہ تھا (دجال بھی اسی خطرے سے مکہ مکرمہ نہیں جاسکے گا... ناقل) لہٰذا آپ نے قرآن شریف کے اس حکم پر عمل کیا کہ اپنی جان کو جان بوجھ کر ہلاکت میں مت پھنساؤ۔ مختصر یہ کہ حج کی مقررہ شرائط آپ میں نہیں پائی گئیں، اس لئے آپ پر حج فرض نہیں ہوا..... (اور خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حج کی توفیق ہی نہ دی تاکہ مسیح کی ایک علامت بھی آپ میں نہ پائی جائے... ناقل)۔'' (اخبار ''الفضل'' قادیان جلد۱۷ نمبر۲۱ مؤرخہ ۱۰ر ستمبر ۱۹۲۹ء)

چھٹا سوال و جواب:

''سوال ششم:... (از محمد حسین صاحب قادیانی) حضرت اقدس (مرزا غلام احمد قادیانی) غیر عورتوں سے ہاتھ پاؤں کیوں دبواتے ہیں؟

جواب:... (از حکیم فضل دین قادیانی) وہ نبی معصوم ہیں، ان سے مس کرنا اور اختلاط منع نہیں، بلکہ موجب رحمت و برکات ہے۔'' (اخبار ''الحکم'' جلد۱۱ نمبر۱۳ ص:۱۳ مؤرخہ ۱۷ر اپریل ۱۹۰۷ء)

جمالیاتی حس:

''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے لاہوری کی پہلی شادی حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد صاحب) نے گورداسپور میں کرائی تھی، جب رشتہ ہونے لگا تو لڑکی دیکھنے کے لئے حضور نے ایک عورت کو گورداسپور بھیجا تاکہ وہ آکر رپوٹ کرے کہ لڑکی صورت و شکل وغیرہ میں کیسی ہے اور مولوی صاحب کے لئے موزوں بھی ہے یا نہیں۔ یہ کاغذ میں نے لکھا تھا اور حضرت صاحب نے بمشورہ حضرت امّ المومنین لکھوایا تھا، اس میں مختلف باتیں نوٹ کرائی تھیں، مثلاً یہ کہ لڑکی کا رنگ کیسا ہے، قد کتنا ہے، اس کی آنکھوں میں کوئی نقص تو نہیں ہے، ناک، ہونٹ، گردن، دانت، چال ڈھال وغیرہ کیسے ہیں۔ غرض بہت ساری باتیں ظاہری شکل و صورت کے متعلق لکھوادی تھیں کہ ان کی بابت خیال رکھے اور دیکھ بھال کر واپس آکر بیان کرے۔ جب وہ عورت واپس آئی اور اس نے سب باتوں کی بابت اچھا یقین دلایا تو رشتہ ہوگیا۔ اسی طرح خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم نے اپنی بڑی لڑکی حضرت میاں صاحب (یعنی خلیفۃ المسیح ثانی) کے لئے پیش کی تو ان دنوں خاکسار، ڈاکٹر صاحب موصوف کے پاس چکراتہ پہاڑ پر، جہاں وہ متعین تھے، بطور تبدیلی آب و ہوا کے گیا ہوا تھا، وہیں

پر مجھ سے لڑکی کا حلیہ وغیرہ تفصیل سے پوچھا گیا۔“

(سیرۃ المہدی، ج:۳، ص:۲۹۶)

عائشہ!

”میری بیوی ...... پندرہ برس کی عمر میں دارالامان میں حضرت مسیح موعود کے پاس آئیں...... حضور کو مرحومہ کی خدمت حضور کے پاؤں دبانے کی بہت پسند تھی۔“ (عائشہ کے شوہر غلام محمد قادیانی کا مضمون، مندرجہ ”الفضل“ ۲۰/مارچ ۱۹۲۸ء، ص:۶، ۷)

بھانو!

”ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت اُمّ المؤمنین (محترمہ نصرت جہاں بیگم زوجہ مرزا غلام احمد) نے ایک دن سنایا کہ حضرت صاحب کے ہاں ایک بوڑھی ملازمہ مسماۃ بھانو تھی، وہ ایک رات جبکہ خوب سردی پڑ رہی تھی حضور کو دبانے بیٹھی، چونکہ وہ لحاف کے اُوپر سے دباتی تھی اس لئے اسے یہ پتا نہ لگا کہ جس چیز کو میں دبا رہی ہوں وہ حضور کی ٹانگیں نہیں ہیں بلکہ پلنگ کی پٹی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا: ”بھانو! آج بڑی سردی ہے“ کہنے لگی: ”ہاں جی تدے تے تہاڈیاں لتاں لکڑی وانگر ہویاں ہویاں ایں“ یعنی جی ہاں، جبھی تو آپ کی لاتیں لکڑی کی طرح سخت ہورہی ہیں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب نے جو بھانو کو سردی کی طرف توجہ دلائی تو اس میں غالباً یہ جتانا مقصود تھا کہ آج شاید سردی کی وجہ سے تمہاری حس کمزور ہورہی ہے۔“ (سیرۃ المہدی، ج:۳، ص:۲۱۰)

”خاکسار عرض کرتا ہے کہ حدیث سے پتا لگتا ہے کہ آنحضرت صلعم عورتوں سے بیعت لیتے ہوئے ان کے ہاتھ کو نہیں چھوتے تھے، دراصل قرآن شریف میں جو یہ آتا ہے کہ عورت کو کسی غیرمحرم پر اظہارِ زینت نہیں کرنا چاہئے اسی کے اندر لمس کی ممانعت بھی شامل ہے، کیونکہ جسم کے چھونے سے بھی زینت کا اظہار ہوجاتا ہے۔ (لیکن مرزا صاحب تنہائی میں لیٹ کر جوان عورتوں سے بدن دبواتے تھے، اس لئے ان کو ”شریف آدمی“ کہنا بھی غلط ہے چہ جائیکہ ان کو... نعوذ باللہ... نبی کہا جائے... ناقل)۔“ (سیرۃ المہدی ج:۳، ص:۱۵)

زینب بیگم!

”ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ مجھ سے میری لڑکی زینب بیگم نے بیان کیا کہ میں تین ماہ کے قریب حضرت اقدس (مرزا غلام احمد صاحب) کی خدمت میں رہی ہوں، گرمیوں میں پنکھا وغیرہ اور اسی طرح کی خدمت کرتی تھی، بسا اوقات ایسا ہوتا کہ نصف رات یا اس سے زیادہ مجھ کو پنکھا ہلاتے گزر جاتی تھی، مجھ کو اس اثناء میں کسی قسم کی تھکان و تکلیف محسوس نہیں ہوتی تھی، بلکہ خوشی سے دل بھر جاتا تھا۔ دو دفعہ ایسا موقع پیش آیا کہ عشاء کی نماز سے لے کر صبح کی اذان تک مجھے ساری رات خدمت کرنے کا موقع ملا۔ پھر بھی اس حالت میں مجھ کو نہ نیند، نہ غنودگی، نہ تھکان معلوم ہوئی بلکہ خوشی اور سرور پیدا ہوتا تھا۔ (یقیناً مرزا صاحب بھی اسی ”سرور“ سے لطف اندوز ہوں گے... ناقل)۔“

(سیرۃ المہدی، ج:۳، ص:۲۷۳)

نیم دیوانی کی حرکت:

”حضرت مسیح موعود کے اندرون خانہ ایک نیم دیوانی عورت بطور خادمہ کے رہا کرتی تھی (اور دیوانہ وار خدمات بجالاتی تھی... ناقل) ایک دفعہ اس نے کیا حرکت کی کہ جس کمرے میں حضرت بیٹھ کر لکھنے پڑھنے کا کام کرتے تھے، وہاں ایک کونے میں کھرا رکھا ہوا تھا، جس کے پاس پانی کے گھڑے رکھے تھے، وہاں اپنے کپڑے اُتار کر اور ننگی بیٹھ کر نہانے لگ گئی (کیونکہ ان صاحبہ کو مرزا صاحب سے کوئی تکلف نہیں تھا... ناقل)۔ حضرت صاحب اپنے کام تحریر میں مصروف رہے اور کچھ خیال نہ کیا کہ وہ کیا کرتی ہے، (جن لوگوں سے ہمہ وقت کی بے تکلفی ہو، ان کی طرف التفات ہوا بھی نہیں کرتا، اور یہ معلوم نہ ہوسکا کہ اس نیم دیوانی کے خفیہ راز کا افشا کس نے کردیا... ناقل)۔“

(ذکرِ حبیب مؤلفہ مفتی محمد صادق، ص:۳۸)

رات کا پہرہ:

”مائی رسول بی بی صاحبہ بیوہ حافظ حامد علی صاحب مرحوم نے بواسطہ مولوی عبدالرحمن صاحب جٹ مولوی فاضل نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک زمانے میں حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے وقت میں، میں اور اہلیہ بابو شاہ دین رات کو پہرہ دیتی تھیں، اور حضرت صاحب نے فرمایا ہوا تھا کہ اگر میں سونے میں کوئی بات کیا کروں تو مجھے جگا دینا۔ ایک دن کا واقعہ ہے کہ میں نے آپ کی زبان پر کوئی لفظ جاری ہوتے سنے اور آپ کو جگا دیا، اس وقت رات کے بارہ بجے تھے، ان ایام میں عام طور پر پہرے پر مائی فجو...... منشیانی اہلیہ منشی محمد دین گوجرانوالہ اور اہلیہ بابو شاہ دین ہوتی تھیں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مائی رسول بی بی صاحبہ میری رضاعی ماں ہیں (اور مرزا صاحب کی؟ ...ناقل) اور حافظ حامد علی صاحب مرحوم کی بیوہ ہیں، جو حضرت مسیح موعود کے پرانے خادم تھے، مولوی عبدالرحمن صاحب ان کے داماد ہیں۔“

(سیرۃ المہدی، ج:۳، ص:۲۱۳)

جوان عورت بغلگیر، الحمدللہ!

”۲۵/جولائی ۱۸۹۲ء، مطابق ۳۰/ذی الحجہ ۱۳۰۹ھ روز دوشنبہ۔ آج میں نے بوقت صبح ساڑھے چار بجے دن کے خواب میں دیکھا کہ ایک حویلی ہے، اس میں میری بیوی والدہ محمود اور ایک عورت بیٹھی ہوئی ہے، تب میں نے ایک مشک سفید رنگ میں پانی بھرا ہے اور اس مشک کو اُٹھا کر لایا ہوں، اور وہ پانی لا کر ایک اپنے گھڑے میں ڈال دیا ہے، میں پانی کو ڈال چکا تھا

کہ وہ عورت جو بیٹھی ہوئی تھی یکا یک سرخ اور خوش رنگ لباس پہنے ہوئے میرے پاس آ گئی، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جوان عورت ہے، پیروں سے سر تک سرخ لباس پہنے ہوئے، شاید جالی کا کپڑا ہے، میں نے دل میں خیال کیا کہ وہی عورت ہے جس کے لئے اشتہار دیئے تھے (یعنی محمدی بیگم...ناقل) لیکن اس کی صورت میری بیوی کی معلوم ہوئی، گویا اس نے کہا، یا دل میں کہا کہ میں آ گئی ہوں۔ میں نے کہا: یا اللہ! آ جاوے، اور پھر وہ عورت مجھ سے بغلگیر ہوئی، اس کے بغلگیر ہوتے ہی میری آنکھ کھل گئی، فالحمد للہ علی ذالک (کہ بیداری میں نہ سہی تو خواب میں تو آنجہانی منکوحہ سے بغلگیر ہونے کی "سعادت" میسر آئی، وائے قسمت کہ یہ خواب بھی شرمندۂ تعبیر نہ ہوسکا...ناقل)۔

اس سے دو چار روز پہلے خواب میں دیکھا تھا کہ روشن بی بی میرے دالان کے دروازے پر آ کھڑی ہوئی ہے اور میں دالان کے اندر بیٹھا ہوں، تب میں نے کہا کہ آ، روشن بی بی اندر آ جا (لیکن افسوس کہ مرزا صاحب کے گھر وہ "روشن بی بی" نہ آئی ...ناقل)۔" (تذکرہ ص:۱۹۷، مجموعہ الہامات و مکاشفات مرزا غلام احمد قادیانی)

ناکامی کی تلخی:

"فرمایا: چند روز ہوئے کہ کشفی نظر میں ایک عورت مجھے دکھائی گئی، اور پھر الہام ہوا...... اس عورت اور اس کے خاوند کے لئے بلاکت ہے (یعنی انگور کھٹے ہیں...ناقل)۔" (تذکرہ ص:۶۱۰)

خواب: دماغی بناوٹ:

"۱۴ راگست ۱۸۹۲ء مطابق ۲۰ محرم ۱۳۰۹ھ

آج میں (مرزا غلام احمد) نے خواب میں دیکھا کہ محمدی (بیگم) جس کی نسبت پیش گوئی ہے، باہر گلی میں مع چند کس کے بیٹھی ہوئی ہے، اور بدن سے ننگی ہے اور نہایت مکروہ شکل ہے، میں نے اس کو تین مرتبہ کہا کہ تیرے سر منڈی ہونے کی یہ تعبیر ہے کہ تیرا خاوند مر جائے گا (افسوس کہ یہ خوش کن تعبیر صحیح نہ نکلی ...ناقل) اور میں نے دونوں ہاتھ اس کے سر پر اُتارے ہیں...... اور اسی رات والدہ محمود نے خواب دیکھا کہ محمدی (بیگم) سے میرا نکاح ہو گیا ہے اور ایک کاغذ ان کے ہاتھ میں ہے جس پر ہزار روپیہ مہر لکھا ہے، اور شیرینی منگوائی گئی ہے اور میرے پاس وہ خواب میں کھڑی ہے (کیا مضائقہ ہے، بیداری میں جو دولت نصیب نہ ہو، اس کا خواب دیکھ لینا بھی بہت بڑی دولت ہے...ناقل)۔" (تذکرہ ص:۱۹۸،۱۹۹)

"خاکسار عرض کرتا ہے کہ خوابوں کا مسئلہ بھی بڑا نازک ہے، کئی خوابیں انسان کی دماغی بناوٹ کا نتیجہ ہوتی ہیں، اور اکثر لوگ ان کی حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ (چنانچہ مرزا صاحب کو محمدی بیگم کے خواب بھی شاید اسی دماغی بناوٹ کی وجہ سے آتے تھے ...ناقل)۔" (سیرۃ المہدی، ج:۳، ص:۱۱۹ مؤلفہ صاحب زادہ مرزا بشیر احمد صاحب)

پاک مال، پاک مصرف!

"بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ ایک دفعہ انبالہ کے ایک شخص نے حضرت صاحب سے فتویٰ دریافت کیا کہ میری ایک بہن کنچنی تھی، اس نے اس حالت میں بہت روپیہ کمایا، پھر وہ مر گئی، اور مجھے اس کا ترکہ ملا، مگر بعد میں مجھے اللہ تعالیٰ نے توبہ اور اصلاح کی توفیق دی، اب میں اس مال کو کیا کروں؟ (سائل کا نام اللہ دیا کنجر تھا، جس نے بعد میں توبہ کر لی تھی...ناقل)۔ حضرت صاحب نے جواب دیا کہ ہمارے خیال میں اس زمانے میں ایسا مال اسلام کی خدمت میں خرچ ہو سکتا ہے۔ (اور اسلام کی رُوح خود مرزا صاحب تھے، ان سے بہتر اس مال کا مصرف اور کون ہو سکتا تھا؟ چنانچہ مرزا صاحب نے زنا کی اُجرت کی کمائی کا یہ مال منگوایا، اور اس کو ہضم فرمایا۔ اور جب مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم نے اپنے رسالے "اشاعۃ السنۃ" جلد ۱۵ نمبر ۱ میں مرزا صاحب کو طعنہ دیا کہ حضرت، کنجریوں کا مال بھی صاف کر جاتے ہیں، تو مرزا صاحب نے آئینہ کمالات اسلام صفحہ:۲۰۱ میں اس کا جواب دیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا مال تھا، اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیا۔ چشم بد دور، مرزا صاحب کی شریعت میں ان کے پاس آ کر حرام بھی حلال ہو جاتا ہے...ناقل)۔"

(سیرۃ المہدی، ج:۱، ص:۲۶۱ طبع دوم)

(جاری ہے)

امریکی مساجد کی تعداد میں ۷۴ فیصد اضافہ

ایک رپورٹ کے مطابق یہ بات سامنے آئی ہے کہ امریکا میں پچھلے دس برسوں میں مساجد کی تعداد میں ۷۴ فیصد اضافہ ہوا ہے، پورے ملک میں سروے کے بعد مسجد ۲۰۱۱ء کے نام سے ایک رپورٹ جاری کی گئی جس میں بتایا گیا کہ ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کے حادثہ سے ایک برس قبل سے دس برسوں کے اندر ملک کے راجدھانی واشنگٹن سمیت امریکا کے پچاس صوبوں کا جائزہ لیا گیا، جہاں دس برس قبل ۱۲۰۹ مساجد تھیں اور آج ان کی تعداد ۷۴ فیصد اضافہ کے ساتھ ۲۱۰۶ ہو گئی ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان دس برسوں کے درمیان ایسی مساجد کی تعداد میں تیزی کے ساتھ اضافہ ہوا ہے جو رجسٹرڈ نہیں ہیں اور وہ مذکورہ تعداد کے علاوہ ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ ادھر چند برسوں میں صومالیہ، عراق، افریقہ اور بوسنیا وغیرہ سے بڑی تعداد میں لوگ یہاں آ کر اقامت پذیر ہوئے ہیں، مگر اب بھی مساجد کی تعداد گرجا گھروں سے کم ہے۔

(پندرہ روزہ تعمیر حیات لکھنؤ، ۱۰ اپریل ۲۰۱۲ء)

تین روزہ

ردِقادیانیت کورس اشرف المدارس

رپورٹ:مولانا قاضی احسان احمد

کراچی.....عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ کے زیر اہتمام ۲۴ رجون ۲۰۱۲ء بروز اتوار ۲۷ویں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت بر منگھم زیر صدارت امیر مرکزیہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ منعقد ہوئی۔ دیگر اکابرین اور زعماء ملت کے علاوہ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا بھی حسب سابق کانفرنس سے تقریباً ۲۲ دن پہلے برطانیہ کی سرزمین پر قدم رنجا فرما ہوئے تھے۔کانفرنس ختم ہونے کے بعد ۲۷ رجون ۲۰۱۲ء کو واپس کراچی تشریف آوری ہوئی۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے رب کریم شاہین ختم نبوت مدظلہ کو صحت و عافیت والی طویل زندگی نصیب فرمائے۔

آپ کی کراچی آمد سے قبل یہاں پر آپ کے پروگرام ترتیب دیے گئے تھے، چنانچہ طے شدہ پروگرام کے مطابق ۲۷ رجون صبح دس بجے ہی پاکستان کی عظیم روحانی و علمی درسگاہ جامعہ اشرف المدارس میں طلبا کرام کو فتنہ قادیانیت اور رد عیسائیت کورس پر لیکچر دینے کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ کورس تین روز تک جاری رہا۔آپ روزانہ صبح کے وقت تشریف لے جاتے اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات، رفع و نزول اور امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور جیسے انتہائی اہم عنوانات پر مدلل اور سیر حاصل لیکچر دیے، جن کا خلاصہ پیش خدمت ہے:

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں آپ نے ارشاد فرمایا کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق امت مسلمہ کا عقیدہ ہے کہ آپ سیدہ مریم سلام اللہ علیہا کے بطن مبارک سے محض جبرائیل کی پھونک سے پیدا ہوئے، بنی اسرائیل کے آخری نبی بن کر مبعوث ہوئے، یہود و نصاریٰ نے ان سے بغض و عداوت کا معاملہ کیا، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی مذموم سازش تیار کی۔ اللہ تعالیٰ نے یہود و نصاریٰ کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملاتے ہوئے عیسیٰ بن مریم کو اس جسم عنصری کے ساتھ زندہ آسمان پر اٹھالیا۔

قرب قیامت میں دجال رونما ہوگا تو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام امت مسلمہ کو اس کے فتنہ سے بچانے کے لئے دوبارہ آسمان سے زمین پر نزول فرمائیں گے۔ دجال کو قتل فرمائیں گے۔ دنیا میں آپ کا نزول ایک امام عادل اور غلام مصطفیٰ کی حیثیت سے ہوگا، آپ کا دوبارہ تشریف لانا ختم نبوت کے عقیدہ کے منافی نہیں ہے اس لئے کہ آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے نبوت دی گئی تھی۔

اس کے علاوہ دیگر نشانیاں وضاحت کے ساتھ بیان فرمائیں جن کا احادیث طیبہ میں تفصیلی تذکرہ موجود ہے۔ تفصیل کے لئے مراجعت فرمائیں۔(التصریح بما تواتر فی نزول المسیح)

سیدنا مہدی علیہ الرضوان سے متعلق گفتگو فرماتے ہوئے شاہین ختم نبوت نے ارشاد فرمایا کہ ایک بات تو یہ یاد رکھیں کہ امام مہدی علیہ الرضوان اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام دو الگ الگ شخصیتیں ہیں، قادیانیوں کے نظریئے کے مطابق ایک شخصیت ہے، یہ درست اور صحیح نہیں ہے، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام الگ شخصیت کا نام ہے اور سیدنا امام مہدی علیہ الرضوان الگ شخصیت ہے۔

سیدنا مہدی علیہ الرضوان کا ظہور عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے ہوگا۔ سیدنا مہدیؓ کا نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر محمد اور والد کا نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کے نام پر عبداللہ ہوگا۔ حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی اولاد میں سے ہوں گے یعنی حسنی حسینی ہوں گے۔

مسلمانوں کے خلیفہ کی وفات پر اختلاف رائے ہونے کے بعد مہدی علیہ الرضوان مدینہ پاک چھوڑ کر مکہ مکرمہ تشریف لے جائیں گے۔ دوران طواف لوگ آپ کو پہچان لیں گے اور بیعت کی درخواست کریں گے، آپ انکار فرمائیں گے، دوسری طرف اصرار ہوگا، مقام ابراہیم اور حجر اسود کے درمیان لوگ بیعت کریں گے۔ آپ سات سال حکومت کریں گے۔

آپ کے زمانہ میں پوری دنیا میں خیر و برکت پھیل جائے گی، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ دجال کا خروج پہلے ہو چکا ہوگا، امام مہدی کے لئے فجر کی نماز کی اقامت کی جا چکی ہوگی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے امام مہدی نماز کی امامت کی درخواست کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام انکار کریں گے۔ امامت امام مہدی علیہ الرضوان ہی فرمائیں گے، اس امت کے اعزاز و اکرام میں یہ تمام تر تفصیلات احادیث کی کتب میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان امور کی روشنی میں ہمیں اپنے ایمان و یقین کی حفاظت نصیب فرمائے اور فتنہ قادیانیت سے بچنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ تمام شرکاء کورس، جماعت کے مراکز اور مبلغین سے رابطہ فرمائیں تاکہ اس خطرناک سازش کو صحیح طریقے سے بے نقاب کیا جاسکے۔☆☆☆

قادیانیوں کی اشتعال انگیزی

بھکر....(ڈاکٹر دین محمد فریدی) ڈھانڈلہ گلی ریلوے اسٹیشن بھکر کے مشرق جانب قادیانیوں کا تقریباً چھ کنال میں مرکز سالہا سال سے ہے۔ یہاں قادیانی مرکز کے سامنے اہم سیاسی ڈھانڈلہ خاندان کا گھر ہے، اسی وجہ سے یہ گلی ڈھانڈلہ گلی کے نام سے مشہور ہے۔ اس خاندان کے مشہور بزرگ جناب غلام حسن خان ڈھانڈلہ جب ۱۹۷۴ء میں ایم این اے تھے تو وہ دینی غیرت اور عقیدۂ ختم نبوت سے سرشار تھے، یہی وجہ ہے جب قومی اسمبلی میں قادیانیوں کے خلاف قرارداد پیش کی گئی تو غلام حسن خان ڈھانڈلہ مرحوم اس قرارداد کے تائید کنندگان میں سے تھے۔

ماہ اپریل کے اوائل میں قادیانیوں نے اپنے مرکز کے سامنے کی دیوار گرا کر دوبارہ تعمیر شروع کی، میرا گزر ہوا، میں نے وہاں کے ذمہ دار سے کہا کہ دیوار جیسے پہلے تھی ویسے ہی ہو، اضافہ نہ ہونے دینا۔ ۳ مئی کو میرے موبائل پر فون آیا کہ ڈھانڈلہ گلی سے بات کر رہا ہوں قادیانیوں نے دیوار تعمیر کرکے اوپر پختہ مورچے بنالئے ہیں۔ یکے بعد دیگرے تین چار افراد نے رابطہ کیا میں نے رانا محمد یعقوب کو صورتحال کا جائزہ لینے کے لئے بھیجا، پھر جناب سیّد ظفر حسین برنی، قاری سید حسین احمد الحسینی، قاری عمران کو بھیجا سب نے اطلاع دی کہ بات صحیح ہے۔ ۸ مئی کو جماعتی ساتھیوں کا اجلاس بلایا۔ ڈی سی او بھکر سے ملاقات کا وقت مانگا، ۱۵ مئی کو ملاقات ہوئی، میرے ساتھ مولانا محمد علی صدیقی، رانا محمد یعقوب، قاری سید حسین احمد الحسینی، قاری محمد عمران، مولانا شکیل احمد، مولانا محمود الحسن اور دوسرے احباب تھے، ہم نے تمام صورت حال سامنے رکھی۔ ڈی سی او نے کارروائی کا وعدہ کیا مگر ساتھ ہی ڈی پی او بھکر سے ملاقات کا کہا، ہمارا وفد ڈی پی او بھکر رائے اعجاز احمد کی خدمت میں حاضر ہوا، تمام صورت حال بیان کی۔ رائے اعجاز احمد کھرل بہت زیرک آفیسر ہیں۔ صورت حال سمجھ گئے۔ انسپکٹر تھانہ سٹی بھکر کی ڈیوٹی لگائی الحمدللہ ثم الحمدللہ! گفت وشنید کے ذریعے انتظامیہ نے اس حساس معاملہ کو اہمیت دی۔ ۲۱ مئی صبح گلی والوں نے دیکھا کہ قادیانی مورچے خود گرا رہے ہیں۔ فوراً ہی مبارکباد کے فون آ گئے اور اشتعال کی کیفیت ختم ہوگئی۔

مشرق سائنس کالج گوجرانوالہ میں چارروزہ ختم نبوت کورس

گوجرانوالہ (مولانا محمد عارف شامی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام معروف تعلیمی ادارہ مشرق سائنس کالج میں چار روزہ ختم نبوت کورس کی اختتامی تقریب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی سیکریٹری اطلاعات مولانا عزیز الرحمن ثانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جھوٹے مدعیان نبوت کے خلاف جہاد کا حکم سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابی حضرت فیروز دیلمیؓ کو بھیج کر دیا جبکہ خلیفۂ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عملاً جہاد کیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیت یہودیت کا چربہ اور قادیانی ملک اور اسلام کے دشمن ہیں تقریب کی صدارت ضلعی امیر مولانا محمد اشرف مجددی خلیفہ مجاز حضرت سیّد نفیس شاہ الحسینیؒ نے کی جبکہ مشرق سائنس کالج کے پرنسپل پروفیسر ڈاکٹر عبدالماجد حمید المشرقی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی مبلغ مولانا محمد عارف شامی، ناظم نشرواشاعت سیّد احمد حسین زید، نائب امیر قاری منیر احمد قادری، جامعہ نصرۃ العلوم کے استاذ الحدیث مولانا عبدالقدوس قارن، مولانا غلام مرتضیٰ نے بھی دوران کورس مختلف عنوانات پر لیکچرز دیے، تقریب میں مشرق سائنس کالج کی تین سو سے زائد معلمات اور طالبات نے شرکت کی۔ کورس کے انتظام و انصرام پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ نے پروفیسر عبدالماجد حمید المشرقی اور ان کے جملہ احباب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان کی دینی اور مذہبی خدمات کو سراہا۔

اظہار تعزیت

چنیوٹ شہر کے باسی محترم سرفراز احمد کی اہلیہ گزشتہ دنوں انتقال کرگئیں، جن کی نماز جنازہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر کے مبلغ مولانا غلام مصطفیٰ نے پڑھائی اور پھر تعزیتی پروگرام میں شرکت فرماکر بیان فرمایا۔ اسی طرح چنیوٹ شہر کے رہنے والے جناب حاجی غلام یٰسین کوہلوں والے کے دو بیٹے نہایت بے دردی کے ساتھ قتل کئے گئے، مولانا غلام مصطفیٰ مجلس کی نمائندگی کرتے ہوئے تشریف لے گئے اور تعزیت کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ، مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مدظلہ و دیگر حضرات مرحومین کے لئے دعاگو ہیں۔ نیز مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں قرآن خوانی کرکے ان کو ایصال ثواب کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ مرحومین کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین

REGD. 33/760

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

شفاعت نبی اکرم ﷺ کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سد باب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام
صدقاتِ جاریہ میں
شرکت کے لئے زکوٰۃ،
صدقات، فطرہ، عطیات
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
کو دیجیے

نوٹ

مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جاسکے۔

اپیل کنندگان

حضرت مولانا **عبد المجید لدھیانوی** صاحب
امیر مرکزیہ

حضرت مولانا ڈاکٹر **عبد الرزاق اسکندر** صاحب
نائب امیر مرکزیہ

مولانا صاحبزادہ **خواجہ عزیز احمد** صاحب
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا **عزیز الرحمٰن جالندھری** صاحب
مرکزی ناظم اعلیٰ

ترسیلِ زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان
فون: 061-4583486, 061-4783486 اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان
جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: 021-32780337 فیکس: 021-32780340 اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ